رجسٹرڈ ایل نمبر ۳

شرح قیمت چندہ سالانہ میں پیشگی لی جاوے گی

(۱) عوام سے ۳؎

(۲) خواص سے ۵؎

(۳) ہندوستان سے باہر ۶؎

(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۲؎

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

تاریخہائے اشاعت - ۷-۱۴-۲۱-۲۸

ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۱۲ — قادیان دار الامان ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء مطابق ۴ صفر سنہ ۱۳۲۷ھ — جلد ۱۳

الفضل المطبعہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے چھپا

اسلامی دُنیا

حکومت ٹرکی۔ روٹر آستانہ سے تار دیتا ہے کہ سلطنت کی زمام اختیار آجکل انجمن اتحاد و ترقی کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ حالت سرکاری گورنمنٹ کا اعتبار کھودیگی۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ کامل پاشا نے وزراء کو معزول کرکے دستور کی مخالفت کا بین ثبوت دیا کیونکہ مجلس مبعوثان کا باشلائے مذکورہ کی کیفیات سننے کا انتظار نہ کرنا خلاف قانون خیال کیا جاتا ہے۔

عدن۔ بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ ملا فاتح صلح کا خواستگار ہے اور حاصل کردہ مال غنیمت واپس کردینے اور مقتولین کی دیت ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ حکومت نے اس کی پیش کردہ شرائط نامنظور کیں وہ چاہتا ہے۔ کہ ان اطراف سے انگریزی فوج واپس بُلالی جائے۔ انگریزی فوج اور مُلا کے دو سو سپاہیوں کے مابین ایک تازہ مقابلہ ساحل پر واقع ہوا

مشن کالج بیروت۔ ٹرکی کی نظارت داخلیہ نے ولائت بیروت کو ہدائت کی ہے۔ کہ بیروت کے کالج میں کالج کے سٹاف اور طلباء مسلمین کے مابین جو تنازع پیدا ہوا ہے۔ اس میں طلبا کے حقوق کی حفاظت کی جاوے۔ تاکہ جبراً اُن کو مسیحی درسوں میں شامل اور گرجا کی نمازوں میں شریک نہ کیا جائے۔ اور کالج ان کے لئے ایک جُدا مسجد تعمیر کرائے۔ مذکورہ خبر اخبار اتحاد عثمانی نے شائع کی ہے۔ مگر بیروت کے اخبار ثبات نے اس کے خلاف یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ نظارت داخلیہ عثمانیہ نے گورنمنٹ بیروت کو حکم دیا ہے کہ کالج مذکور کی مدد کی جائے۔ تاکہ وہ اپنے مجوزہ نظام کو قائم رکھے اور اپنے ضوابط کا پابند رہے۔ اخبار لسان الحال بیروت اس کے خلاف رقمطراز ہے کہ چونکہ اخبار ثبات کی شائع کردہ خبر بالکل بے سروپا اور خلاف واقع ہے۔ اور کوئی اس مضمون کا حکم حکومت شام کو وزارت داخلہ عثمانیہ کی طرف سے نہیں ملا۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ اس خبر کی تردید کرنے کے بعد مالک اخبار کو تنبیہ کریں۔ کہ اس قسم کی غلط خبریں شائع کرنا برا نتیجہ پیدا کریگا (المؤید)

لبنان میں انجمنیں۔ لبنان میں آج کل کثرت سے انجمنیں پیدا ہوگئی ہیں۔ جن میں سے بعض انجمنوں نے گورنمنٹ کو کوسنا اور اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا شروع کردیا ہے۔ جس پر اخبار لبنان نے سرکاری طور پر وزارت داخلہ کی طرف سے یہ نوٹ شائع کیا ہے۔ کہ آجکل لبنان میں جو نئی نئی انجمنیں مختلف ناموں کی بنی ہیں اور گورنمنٹ کی نظر میں جن کی کوئی وقعت اور سرکاری وصف نہیں ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ ان کے مطالبات اور دعاوی پر کچھ التفات نہ کرے۔

زلزلہ۔ سمرنا میں سخت زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ جس سے بہت سے گھر منہدم ہوگئے۔ مگر شکر ہے۔ کہ جان کا نقصان نہیں ہوا۔

آستانہ علیہ۔ روٹر آستانہ سے تار دیتا ہے۔ کہ یہاں کی عام مستقبلہ حالت پر شک و احتمالات کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔

امیر بلغاریہ۔ فرڈی نینڈ امیر بلغاریہ روس جاتا ہوا بیس اگروانٹا (دار الخلافہ اٹلی) میں پہنچا۔ غالباً ایک دو روز وہاں ٹھہریگا۔ روٹر امیر کے نام میں قیصر کا لقب ایزاد کرتا ہے۔

یمین اطاعت۔ صدر اعظم ٹرکی نے تمام وزراء سلطنت کو یکے بعد دیگرے جلالتمآب کے حضور میں پیش کیا جنہوں نے جلالتمآب کے حضور میں اطاعت و صداقت اور وفاداری کی قسم کھائی۔

استعفاء۔ ضیا پاشا وزیر مالیہ نے استعفاء دینے کا ارادہ کیا ہے۔

وزارت خارجیہ ٹرکی۔ موجودہ وزارت خارجیہ نے ترکی کے تمام سفراء متعینہ ممالک غیر کو فرمان بھیجا ہے کہ وزارت خارجہ جدیدہ سابقہ وزارت خارجہ کی پالیسی کی پوری پوری حفاظت کرے گی۔

مکہ مکرمہ۔ نہر زبیدہ کی تعمیر جاری ہے۔ مگر چونکہ اس کے انتظامی کمیشن میں واقفکار ممبر نہیں ہیں۔ اس لئے بہت سی رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔ محمل شامی مکہ سے مدینہ کو بخیریت پہنچ گیا۔ صرف ایک یہ حادثہ پیش آیا۔ کہ عثمانی فوج نے دو بدوؤں کو چور سمجھکر گولیوں سے مار ڈالا۔ جس سے بدوؤں کے کئی قبائل ناراض اور آمادہ جنگ ہوگئے۔ آخر شریف ناصر پاشا اور شریف عبد اللہ بک کے بیچ بچاؤ سے وہ لوگ ۱۴۰ پونڈ بطور دیت لینے منظور کرکے خاموش ہوگئے۔

نہائت خوشی کی بات ہے کہ مکہ و جدہ کے مابین ریلوے کا کام شروع ہوگیا۔ امیر مکہ اور گورنر حجاز کوشش کررہے ہیں کہ جلد یہ کام انجام کو پہنچے۔ پچھلے دنوں مکہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اور جس میں ۴۰ آدمی قتل ہوگئے تھے۔ اُس کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ علی احمد قبور جی شیخ مقبرہ معلی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس پر سرغنہ فساد ہونے کا اتہام لگایا گیا ہے۔

امیر مکہ و گورنر حجاز نے یہ دیکھکر کہ خطہ حجاز کے آئے دن کے فتنہ و فساد کا اصل موجب جہالت اور بے علمی ہے۔ تعلیم کو عام کردینے کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی گئی ہے۔ جس کے زیر اہتمام چند ابتدائی مدرسے کھولے جائیں گے۔ اس کے لئے ابتک بہت چندہ ہوچکا ہے۔

اصفہان۔ موجودہ حالات کچھ سے کچھ ہورہے ہیں۔ مجاہدین بختیاری تیغ بکف کسی آئندہ خطرناک حوادث سے سینہ سپر ہونے کو تیار ہیں۔ مجلس ملی منعقد ہے۔ مشروطیت رونق پر ہے۔ اسلامبول اور پیرس سے حوصلہ افزا تار موصول ہوتے رہے ہیں۔ نجف اشرف سے حضرات حجج اسلام بھی توجہ مبذول فرمارہے ہیں۔ شاہی فوج اب تک خواب خرگوش میں ہے۔ ایک دستہ فوج بسرکردگی برادر صمصام السلطنت مقام قم میں فروکش ہے۔ ادھر سے بھی ایک سردار باہمی گفت و شنید کی غرض سے بھیجا گیا ہے۔ دیکھیں نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ مگر غالباً جنگ نہ ہوگی۔ شاہ جدید قرضہ لینے والا ہے۔ مگر ملت ایران اس کی ادائیگی کی ذمہ وار ہونا منظور نہ کرے گی۔

ڈیوک آف کناٹ۔ ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف کناٹ نے مع ڈچز قاہرہ نزول اجلال فرمایا ہے۔ سٹیشن پر حضرت خدیو المعظم نے مع امیر محمد علی پاشا اور دیگر وزراء وارکان سلطنت کے استقبال کیا۔ پلیٹ فارم پر اور بیرونی میدان میں مصری و انگریزی فوج نے سلامی اُتاری۔

افواج عثمانیہ۔ ٹرکی کی وزارت جنگ نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام افواج اور فوجی افسروں کی پڑتال کی جائے۔ کہ کیا عمر ہے۔ کیسی لیاقت ہے۔ کتنی تنخواہ ہے۔ اور افسران فوج سیاسی اسباب سے معزول ہیں۔ اُن کو واپس بُلایا جائے۔ اور جو فوجی خدمت سے معذور ہیں۔ اُن کو انتظامی مدات میں وظائف دیئے جائیں۔ اور جب عیسائی سپاہی بھرتی کئے جانے کے متعلق فیصلہ ہو جائیگا۔ تو بحالت جنگ ۵ لاکھ اور بحالت امن ایک لاکھ ۸۰ ہزار فوج تیار رہیگی۔ (المؤید)

پردے اور غلاف۔ آستانہ سے بہت سے قیمتی پردوں اور غلافوں کے دس صندوق مقام نبوی کے لئے پہنچے ہیں۔ جو خاص مامورین و معتمدین کی حفاظت و کفالت میں نہایت ادب و تعظیم سے مقام مقصود تک پہنچے۔ ریلوے گاڑی سے اتار کر لوگوں نے کندھوں پر اُٹھائے۔ آگے آگے فوجی باجہ اور صنعتی کالج کا باجہ دلکش تانیں اڑاتے جاتے تھے۔

کوہ لبنان کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اہل لبنان مجلس مبعوثان کیلئے اپنے ممبر انتخاب کرنا نہیں چاہتے۔

ترکی و آسٹریا۔ اہل آستانہ میں ایک جماعت کثیر نے اتفاق کر لیا ہے۔ کہ جب تک آسٹریا ہماری مجلس مبعوثان کے مابین کافی من سمجھوتہ نہ ہوئے۔ ہم آسٹریا کے بائکاٹ کو بند نہیں کریں گے۔

سامان جنگ۔ سرویا کو سامان جنگ بکثرت جا رہا ہے یہ بات آسٹریا کو ناگوار ہے۔

گورنر حجاز کی گورنری کا اعلان۔ ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ صاحب الدولہ مشیر کاظم پاشا سابق منیجر حجاز ریلوے جو مختلف خدمات کے صلہ میں ایک تمغہ مرصع افتخار اور دو تمغے عثمانی و مجیدی بھی حاصل کر چکے ہیں۔ گذشتہ ۲ شعبان کو حجاز کے گورنر اور قوماندان مقرر کئے گئے۔ جب آپ مسند گورنری پر جلوہ افروز ہونے کے لئے متوجہ حجاز ہوئے تو اثناء سفر میں قاہرہ اترے۔ تو یہاں اُن کی نہایت قدر دانی سے تعظیم و تکریم ہوئی۔ جو آج تک کسی عثمانی وزیر کی نہ ہوئی تھی مگر آپ کی گورنری کا اعلان باضابطہ سلطانی فرمان کے ذریعہ سے ابھی تھوڑے دن گذرے۔ عمل میں آیا ہے۔ ۲۸ جنوری کا دن اس فرمان کے پڑھے جانے کیلئے مقرر تھا صبح سے مقامی فوج باجے اور سلطانی جھنڈوں کے ساتھ صف بستہ ہوئی۔ اس کے بعد شریف حسین پاشا امیر مکہ اور صاحب الدولہ کاظم پاشا گورنر اکٹھے تشریف لائے ان کے ساتھ اور بھی بہت سے ارکان حکومت افسران فوج اور دیگر عہدہ دار تھے۔ سب اعزازی وردیاں پہنے اور افتخاری تمغے لگائے ہوئے تھے۔ مجلس کے لئے بیت المجیدی میں زمزم اور حطیم کے درمیان کی جگہ تجویز ہوئی تھی جہاں پہلے سے علماء و خطباء حرم اور نائب مہتمم حرم اور بہت سے سر برآوردہ و معزز لوگ اُن کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جب تمام لوگ بحسب مراتب اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوئے تو پاشا گورنر نے فرمان واجب الاذعان کا صندوقچہ پیش کیا۔ جسے ہاتھ میں لیکر بوسہ دیا۔ اور گورنر کے سکرٹری ابو الثریا نامی بک کے ہاتھ میں دیا۔ جنہوں نے اسے بوسہ دیکر سر سے چھوا۔ اور ممبر پر چڑھ کر کمال خوش آوازی اور صفائی سے پڑھکر سُنایا۔ خاتمہ پر سکرٹری کو ایک بیش بہا خلعت پہنایا گیا۔ بعد ازاں قلعہ پر توپوں کی سلامی اترنی شروع ہوئی۔ پھر حرم شریف کے ایک امام نے ممبر پر چڑھکر دعائیہ خطبہ پڑھا۔ امام مذکور کو اور۔ اور بہت سے لوگوں کو حسب استحقاق طرح طرح قیمتی خلعت پہنائے گئے۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

مکہ اور جدہ کے مابین ریل۔ حکومت سنیہ عثمانیہ کی طرف سے صاحب الدولہ مشیر کاظم پاشا کو بحیثیت منتظم حجاز ریلوے کے سوال کیا گیا۔ جس پر انہوں نے مزدور اور انجنیر اور ضروری سامان طلب کئے ہیں۔ تاکہ مکہ شریف اور جدہ کے مابین ریل کا کام شروع کیا جائے۔ جس سے توقع ہے۔ یہ کام امید سے بڑھکر جلد انجام کو پہنچکر حجاج کے آرام اور رفاہیت کا موجب ہوگا۔ شام سے حجاز تک جو ریلوے تکمیل کو پہنچکر آمد و رفت کی سہولت کا ذریعہ بن چکی ہے۔ اس کا خاطر خواہ انتظام اب تک نہیں ہوا۔ اور عربی و ترکی اخبارات میں اس کے متعلق متواتر شکایات پڑھنے میں آتی ہیں مجموعہ سے دیکھا جائے۔ تو زیادہ قصور خود حکومت کا ہے۔ کیونکہ اس نے لوگوں کی کچھ بھی قدر دانی نہیں کی اور حوصلہ افزائی نہیں کی۔ جنہوں نے گرمی سردی جھیل کر ننگے بھوکے رہکر محنت و مشقت سے اور شبانہ روزی کوشش سے غیر متوقع وقت میں اس کو تیار کر دیا۔ نہ ان کو کوئی تمغہ دیا۔ نہ انعام بخشا۔ اس سے بڑھکر تعجب یہ ہے۔ کہ پچھلے دنوں سُنا گیا تھا کہ گورنمنٹ نے ان لوگوں کے لئے نقرئی و طلائی تمغے بنوانے منظور کر لئے ہیں مگر بعد میں اس تجویز کو منسوخ کیا گیا۔ معلوم نہیں۔ اس منسوخی میں کیا حکمت اور اس حق تلفی کا کیا موجب ہے۔ پس منتظمین و مامورین ریلوے کی سُستی اور ساری بدنظمی اور آئے دن کے حادثات کا بڑا موجب یہی ایک ناقدردانی ہے۔

ٹرکی و بلغاریا۔ ٹرکی نے اپنے سفیر مقیم پیٹرس برگ کی طرف بلغاریہ کی طرف موجودہ مسائل کے متعلق ایک طویل تار جواباً بھیجا ہے۔ جو ۴ صفحہ کے قریب ہے۔ اس میں حکومت کے ان تمام قرضوں کی پوری تفصیل درج ہے۔ جو بلغاریہ کے ذمے ہیں۔ سب سے اہم قرضہ رومیلی کا خراج اور ریلوے کا قرضہ ہے۔ جو بقدر ۱۴۴ ملین ہے۔ دیکھیں۔ اتفاق کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

روس نے ۲ مارچ کو جو یادداشت سرویا کے نام بھیجی تھی۔ اور اُس کے بعد سرویا نے ۱۰ ماہ رواں کو جو تحریر دول اعظم کی خدمت میں ارسال کی تھی۔ اُن کا پورا مضمون بلغراد میں شائع ہو گیا ہے۔ سرویا نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ الحاق بوسنیا و ہرزیگونیا کے وقت سے اُس کا جو کچھ رویہ رہا ہے۔ وہ سراسر جائز تھا۔ اور وہ آسٹریا ہنگری کے ساتھ تعلقات ہمسائگی قائم رکھنے کی برابر کوشش کرتا رہا۔ سرویا نے دکھایا ہے کہ چونکہ بوسنیا و ہرزیگونیا کا مسئلہ بین الاقوامی ہے۔ اس لئے دول اعظم کو الحاق کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ گشتی چٹھی میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ سرویا دول اعظم کے اعتماد پر کامل اعتماد رکھتا ہے۔ اور آسٹریا ہنگری سے معاوضہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔

لندن میں جس شاندار ترکی ڈنر کا اہتمام ہو رہا ہے اس کے دعوتی کارڈ بہت سے معزز و با اثر انگریزوں کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ اور مسٹر سید امیر علی اور میجر سید حسن بلگرامی بھی بلاوا دینے والوں میں شامل ہیں۔

ترکی دار الوکلاء کے عرب ممبروں نے معاملات حجاز پر غور و بحث کرنے اور پارلیمنٹ میں باشندگان عرب کے حقوق محفوظ رکھنے کے لئے اپنی ایک مستقل سیاسی انجمن قائم کی ہے۔

رپورٹ و سکیم متعلقہ مدرسہ احمدیہ قادیان

حسب ریزولیوشن ۶۵ مجلس معتمدین منعقدہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء مندرجہ ذیل احباب کی ایک کمیٹی ۱۳ فروری سے ۱۸ فروری تک مختلف وقتوں میں مدرسہ عربی کی سکیم وغیرہ کے متعلق غور کرنے کیلئے ہوتی رہی۔ مولوی شیر علی صاحب۔ سید سرور شاہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب صاحبزادہ محمود احمد صاحب سکرٹری۔

اس سب کمیٹی نے مدرسہ عربی کے متعلق ایک مکمل سکیم و رپورٹ مرتب کر کے مجلس معتمدین میں بغرض منظوری پیش کی۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ وغیرہ کے پیش ہونے پر قرار پایا کہ یہ سکیم (مرمہ حسب مشورہ حضرت مولوی صاحب) اس تبدیلی کے ساتھ منظور ہے۔ کہ جو لڑکے پرائمری پاس (اینگلو ورنیکلر) داخل ہوں ان کے لئے انگریزی لازمی ہوگی۔ اور ہفتہ میں تین گھنٹے انگریزی کے رکھے جاویں۔ رپورٹ سب کمیٹی بھی اسی تغیر کے ساتھ منظور ہے۔ یکم مارچ سے مدرسہ کھولا جاوے۔ اس کے متعلق سکرٹری مناسب انتظام کر کے رپورٹ کرے۔

رپورٹ سب کمیٹی منعقدہ ۱۳ فروری ۱۹۰۹ء

(۱) مدرسہ دینیات کے متعلق باہر سے آئی ہوئی مختلف آراء کا خلاصہ سنایا گیا۔ اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی رائے متعلق نصاب مدرسہ دینیات جس کا نام احسن النظام کما رسل تعلیم الاسلام ہے۔ سنائی گئی۔ سب کمیٹی کے سب ممبروں نے بالاتفاق ان اصول تعلیم دینی کو تسلیم کیا۔ جن پر حضرت مولوی صاحب کی رائے مبنی ہے اور قرار پایا۔ کہ سکیم یعنی نصاب مدرسہ تیار کرنے کے وقت ان اصول کو مدنظر رکھا جاوے۔

(۲) مختلف آراء پر غور کرنے کے بعد سب کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ سردست ایک ایسا دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس سے اس ملک کیلئے مبلغین اور علمائے احمدی کا گروہ پیدا کیا جاوے۔ اس لئے اس مدرسہ کی غرض کوئی یونیورسٹی کا امتحان پاس کرانا یا غیر ممالک کیلئے مبلغین پیدا کرنے کی نہ ہوگی۔ اور اسی لئے اس نصاب میں انگریزی تعلیم بھی داخل نہ ہوگی۔

(۳) بعض احباب نے جو ایک تجویز انگریزی عربی کالج بنانے کی پیش کی ہے۔ اس سے یہ کمیٹی بوجوہات ذیل موجودہ حالات میں متفق نہیں ہے۔

(الف) سردست اس قدر سرمایہ صدر انجمن کے پاس نہیں۔ جس سے ایسا کالج قائم ہو سکے۔

(ب) جو اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ دین کے خادم بننے کا یا غیر ممالک میں تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ بعد تکمیل تعلیم انگریزی اسی مدرسہ دینیہ میں اعلیٰ درجہ کی عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

(ج) انجمن کے لئے مقدم یہ امر ہے کہ پہلے ہندوستان جیسے وسیع ملک میں احمدی اسلامی واعظین کا انتظام کرے۔ اور اپنی جماعت میں ایسے علماء پیدا کرے۔ جو آئندہ نسلوں کے لئے موجب ہدایت ہوں۔

(د) جو اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے نکلیں گے۔ اُن کے لئے انجمن کو بعد میں اخراجات بھی بہت زیادہ کرنے پڑینگے۔ اور جو گروہ مبلغین یا علماء کا اس ملک کے لئے ہوگا۔ اُن کے لئے انجمن کو بعد میں خرچ بھی تھوڑا کرنا پڑیگا۔ اور بہت سے کام بھی اُن سے لئے جا سکتے ہیں۔

(ہ) حالات موجودہ کے نیچے خالص دینی مدرسہ کے لئے بھی سٹاف قابل کا ملنا مشکلات سے ہے۔ اور انگریزی عربی کالج کے لئے پروفیسروں کا ملنا تو اور بھی مشکل امر ہے۔

(و) مجوزہ مدرسہ کے لئے طلباء کا ملنا۔ کالج کے لئے طلباء کے ملنے سے آسان ہے۔

نوٹ۔ سب کمیٹی کا یہ منشاء نہیں ہے۔ کہ ایسا کالج نہ بنایا جائے۔ بلکہ اُس کی رائے میں سردست ایسے مدرسہ دینیات کا بنانا مقدم ہے۔ جس کی تجویز سب کمیٹی نے کی ہے اور بعد میں جس وقت اللہ تعالیٰ اور کشائش کی راہیں کھول دے۔ اور دوسری مشکلات کا بھی انتظام ہو سکے۔ تو اسی مدرسہ کو ترقی دیکر کالج بنایا جا سکتا ہے

(۴) مولوی شیر علی صاحب نے تجویز کیا۔ کہ اس مدرسہ کا نام مدرسہ احمدیہ ہو۔ اور سب کمیٹی نے اسے ذیل کے وجوہات پر پسند کیا ہے۔

(الف) اس مدرسہ کی تحریک اولاً حضرت اقدس علیہ السلام نے ہی کی تھی

(ب) اب یہ مدرسہ آپ ہی کی یادگار میں قائم ہوتا ہے۔

(ج) اس کی غرض احمدیہ علم کلام کو سکھانا اور احمدی مبلغین اور احمدی علماء کا پیدا کرنا ہے۔

(۵) اس مدرسہ میں گیارہ سال سے کم عمر کا لڑکا داخل نہ کیا جائیگا

(۶) معیار قابلیت مروجہ پرائمری کا امتحان ہوگا۔

(۷) جن لڑکوں نے پرائمری کا امتحان پاس نہ کیا ہو۔ انہیں اس مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے ایک داخلہ کا امتحان دینا ہوگا

(۸) سکیم یعنے نصاب مدرسہ احمدیہ سات سال کے لئے تیار کیا گیا ہے:۔

(۹) مجوزہ ہفت سالہ نصاب میں دو درجے ہوں گے۔ درجہ ادنیٰ کا امتحان پانچویں سال کے بعد اور درجہ اعلیٰ کا امتحان سات سال بعد ہوگا۔ اور کوئی طالب علم درجہ ادنیٰ سے درجہ اعلیٰ میں ترقی نہ کر سکے گا۔ جب تک وہ درجہ ادنےٰ کے امتحان کو پاس نہ کرے۔ اور نہ کسی طالب علم کو تکمیل تعلیم کی سند دی جائے گی۔ جب تک وہ اعلیٰ درجہ کا امتحان پاس نہ کر لے۔

(۱۰) درجہ اعلیٰ میں کامیاب ہونے کے بعد جن طلباء کو مجلس خصوصیت سے اس قابل سمجھے گی۔ اُن کی دو سال کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کریگی۔ ان دو سال میں طالب علم کو معقول وظیفہ دیا جاویگا۔

(۱۱) دو سال کی خاص تعلیم میں طرز تعلیم حسب ذیل طریق سے ہوگی

اوّل۔ مندرجہ ذیل چھ مضامین میں سے ہر ایک دن ایک خاص مضمون پر طلباء کو ایک گھنٹہ کے لئے لیکچر دیا جاویگا۔ فضائل اسلام۔ مقابلہ مذاہب عالم۔ مخالفین اسلام کے اعتراضوں کا جواب۔ فلسفہ قدیم و جدید۔ استنباط مسائل جمیع مذاہب اسلام۔ ادب و لغت۔

دوئم۔ اس لیکچر کے علاوہ ایک گھنٹہ روزانہ پڑھائی کا ہوگا جس میں حسب ذیل کتب عبور کرائی جاویں گی۔ الجواب الصحیح رد شیعہ منہاج ابن تیمیہ۔ اعلام الموقعین لابن قیم۔ آئمہ ثلاثہ کی تین کتابیں خصوص الحکم۔ احیاء العلوم۔ زرقانی اشباہ والنظائر۔

سوم۔ چھ مضامین مذکورہ ضمن اول میں سے ایک ایک مضمون پر ہر پندرہ روز میں طالب علم خود ایک مضمون لکھیگا

مضمون کا عنوان اس مضمون کا پروفیسر تجویز کریگا۔ یہ مضامین محققانہ ہوں گے۔ اور طالب علم بطور خود مطالعہ کتب کر کے ایسے مضامین تیار کریگا۔

چہارم۔ ان کے علاوہ ہر ایک مضمون کے پروفیسر کا فرض ہوگا۔ کہ اپنے اپنے مضامین کے متعلق ضروری کتابوں کے مطالعہ کی طلباء کو ہدائت کرے۔ اور حسب ضرورت ان کے مطالعہ میں اُن کو مدد دے۔

(۱۲) جس طالب علم کو مجلس درجہ خاص کی تعلیم کے قابل نہ سمجھیگی ان میں سے بعض کو بطور واعظ مقرر کرکے باہر بھیجا جائیگا اور بعض کو مولوی فاضل کے امتحان کے لئے تیار کیا جائیگا۔

(۱۳) جو طالب علم بطور واعظ باہر بھیجے جانے ہوں۔ ان کیلئے ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ایک سال شفاخانہ میں عملی طور پر طبابت اور جراحی کا کام سکیھیں۔ اور وہ شفاخانہ میں اس ڈاکٹر کی زیر نگرانی تعلیم اور تجربہ حاصل کریں گے جس کی نگرانی میں شفاخانہ ہو۔ اور علاوہ ازیں ان سے وعظ بھی کرایا جاویگا۔ اور مضامین لکھوائے جاویں گے

(۱۴) جن طلباء کو مولوی فاضل کے امتحان کے لئے تیار کیا جاویگا اُن کو ایک سال میں مولوی فاضل کے امتحان کی ایسی کتابیں جو نصاب ہفت سالہ میں شامل نہیں۔ عبور کرائی جاوینگی

(۱۵) ان دونوں قسم کے طلباء کو اس سال کی پڑھائی کیلئے وہی وظیفہ دیا جاوے گا۔ جو وہ ساتویں سال لیتے رہیں ہیں۔

(۱۶) علاوہ ان امدادی وظائف کے جو مسکین فنڈ سے دینیات کے طلباء کو اس وقت دیئے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل وظائف خاص مدرسہ احمدیہ کے فنڈ سے اس مدرسہ کے طلباء کو دیئے جاویں گے۔ جو مقابلہ کے وظائف کہلائیں گے۔ جماعت دوم۔ سوم ایک ایک وظیفہ سات روپے ماہوار کا اور دو دو وظیفے چھ چھ روپے ماہوار کے۔ جماعت چہارم پنجم۔ ایک ایک وظیفہ آٹھ روپے ماہوار کا۔ اور دو دو وظیفے سات سات روپے ماہوار کے۔ جماعت ششم و ہفتم۔ ایک ایک دس روپے ماہوار کا۔ دو دو آٹھ آٹھ روپے ماہوار کے۔ اور درجہ خاص کی تعلیم میں دو سال کیلئے ہر ایک طالب علم کو صہ ماہوار وظیفہ دیا جاوے گا۔

(۱۷) مقابلہ سے وظائف مدرسہ احمدیہ دیئے جاویں گے۔ اور اُن کے لئے حسب ذیل شرائط ہوں گے:۔

اوّل۔ ایسے طالب علم نے درجہ ادنیٰ کی چار جماعتوں میں پچاس فی صدی سے اور درجہ اعلیٰ کی دو جماعتوں میں ساٹھ فی صدی سے کم نمبر سالانہ امتحان میں نہ لئے ہوں۔ یعنی کل میزان کے لحاظ سے۔ اور ہر ایک مضمون میں پاس ہوا ہو۔

دوم۔ اس کے استاد اور افسران اُس کے چال چلن سے خوش ہوں۔

سوم۔ ہر ایک جماعت میں سب سے بڑا وظیفہ اس طالب علم کو دیا جاوے گا۔ جو اوّل رہے۔ اور باقی دو وظیفے اُن کو جو دوم اور سوم رہیں۔

چہارم۔ کوئی طالب علم جس کو ان شرائط سے وظیفہ ملیگا۔ وہ امدادی وظیفہ کا حقدار نہ ہوگا۔ مگر جملہ ان شرائط کا پابند ہوگا۔ جو امدادی وظیفہ کے لئے معاہدہ میں دے چکا ہے۔

(۱۸) موجودہ طالب علم مدرسہ دینیات کا خاص امتحان لے کر وہ جس جماعت میں چلنے کے قابل ہوں۔ اس میں داخل کئے جاویں۔

اس رپورٹ کے ساتھ حسب ذیل سکیم منظوری کیلئے بعد ترمیم بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیح پیش ہوئے۔

ہفت سالہ نصاب مدرسہ احمدیہ مجوزہ سب کمیٹی بمشورہ حضرت مولوی صاحب رضی

جماعت اوّل

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
اردو	نصف وقت پڑھائی نصف وقت لکھائی ۴ ½	تسخیر۔ مجموعہ نظم آزاد (تعلیم الانتظام۔ تعلیم الفصال۔ تعلیم الاخلاق) ذکاء اللہ قواعد اردو۔ جواب مضمون خوشخطی۔ املا۔ انشاء احمد حسین فرید آبادی
فارسی	۳	فارسی کی پہلی۔ گلدستہ دانش۔ قواعد فارسی ۵۰ صفحہ تک
قرآن شریف	۴ ½	ترجمہ اول پانچ پارہ۔ رسالہ تجوید جزریہ نصف آخری نصف پارہ حفظ
حدیث	۴ ½	اربعین نووی۔ اربعین شاہ ولی اللہ صاحب رح۔ عمدۃ الاحکام۔
صرف و نحو	۹	ہدیۃ الصرف۔ دروس النحو نمبر ۱ و ۲ کی تمرینیں میزان منشعب۔ نحو میر۔ ضریری۔ مائۃ عامل۔
ادب	۷ ½	منتخبات العربیہ اللطیف
ترجمہ	۳	عربی بول چال عبد الرحمن امرتسری حصہ اول ۶۳ صفحہ تک

جماعت دوم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
اردو	۴ ½	توبۃ النصوح۔ درثمین اردو۔ اردو مڈل کورس دوئم مڈل۔ جواب مضمون خوشخطی۔ املا۔ انشاء ذکاء اللہ
فارسی	۳	پیرایہ خرد۔ درثمین فارسی نصف اوّل
قرآن شریف	۴ ½	ترجمہ ۵ اپارہ تک۔ سورہ سجدہ۔ دہر۔ جمعہ۔ منافقون۔ غاشیہ۔ اعلیٰ حفظ کرنا
حدیث	۴ ½	بلوغ المرام۔ مختصر شمائل ترمذی۔ عجالہ نافعہ شاہ عبد العزیز صاحب رح۔ کتاب النجم
فقہ	۱ ½	دررِ بہیہ۔ کیدانی
صرف و نحو	۷ ½	ہدائت النحو۔ دروس نحویہ ۳ دوم قطر۔ شذور۔ فصول اکبری۔ ترکیب قرآن شریف ربع اوّل
ادب	۷ ½	اسلوب الحکیم۔ نفحۃ الیمن ۱۰۰ صفحہ تک ہمزیہ۔ دو قصائد عربی۔ آئینہ کمالات اسلام۔
ترجمہ	۳	عربی بول چال عبد الرحمن امرتسری حصہ اول۔ دوم ۵۰ صفحہ تک

جماعت سوم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
اردو	۳	آبحیات۔ اسلام کا فلسفہ۔ لکچر لاہور حضرت امام صاحب ع م
فارسی	۱ ½	گنجینہ خرد نصف۔ درثمین نصف آخر
قرآن مجید	۴ ½	ترجمہ ختم
حدیث	۴ ½	مشکوۃ ربع اول و ربع آخر۔ سفر السعادۃ

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
حدیث	۴½	شرح نخبة الفکر۔ ریاض الصالحین
فقہ	۳	قدوری۔ سراجی
صرف و نحو	۶	شافیہ کے چند اوراق۔ اوضح المسالک کافیہ مفصل حصہ نحو۔ ترکیب سورہ یٰسین
ادب	۷½	نفحة الیمن ختم۔ اطباق الذہب۔ اطواق الذہب قصائد عربی حضرت اقدسؑ
ترجمہ و انشاء	۳	عربی بول چال حصہ دوئم عبدالرحمن امرتسری درجات الانشاء
بھاشا	۳	ودیاکرن۔ بھاشا لکھنا

جماعت چہارم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
طب یا کتابت	۳	طب احسانی تکشیف الحکمت
حدیث	۴½	مشکوٰة نصف درمیان۔ ترمذی نصف اول
تفسیر	۴½	جلالین
فقہ و اصول فقہ	۴½	کنز۔ اصول شاشی۔ منار
کلام	۳	براہین حصہ ۱۔۲۔۳۔ سرمہ چشم آریہ۔ حمامة البشریٰ
تاریخ و جغرافیہ	۳	تاریخ الخلفاء۔ جمال الکلام فی العرب و الاسلام
صرف و نحو معانی	۴½	دروس البلاغہ ہر سہ حصہ معہ تذکرة البلاغہ عروض یا کافیہ تلخیص ختم یا بحث اسم۔
ادب	۴½	مقامات زمخشری۔ سبع معلقات دیوان حسان
انشاء	۳	اخبار بینی۔ گفتگو عربی جواب مضمون عربی المنتخبات الادبیہ فی المراسلات العربیہ
بھاشا	۳	ودیاکرن (ایک اور کتاب)

جماعت پنجم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
طب یا کتابت	۳	موجز۔ اردو تراجم طب انگریزی
تفسیر	۳	بیضاوی۔ سورة بقرہ ختم۔ مدارک ایک پارہ
حدیث	۴½	ترمذی نصف آخر۔ مسلم۔
فقہ و اصول فقہ	۳	ہدایہ نصف اول۔ جمع الجوامع
کلام و مناظرہ	۴½	براہین حصہ ۴۔ بائبل عربی نصف تک رشیدیہ۔ پرانی تحریریں حضرت صاحبؑ۔ جنگ مقدس۔ نور الحق حصہ دوئم۔
تاریخ و جغرافیہ	۳	جغرافیہ۔ اشہر المشاہیر۔

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
علم الاعراب و تالیف	۳	مفتاح العلوم
منطق و فلسفہ	۳	ہدیہ سعدیہ۔ حکمت النظر
ادب	۴½	حماسہ۔ مقامات ہمدانی
انشاء	۱½	اخبار گفتگو۔ جواب مضمون۔
بھاشا	۳	ستیارتھ پرکاش۔

جماعت ششم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
طب یا کتابت	۳	سدیدی حصہ علمی میٹریا میڈیکا۔ جراحی نصف علم۔ عمل۔
تفسیر	۳	مدارک سورہ بقرہ۔ فوز الکبیر۔ تحریر سید احمد خان
حدیث	۳	.... ابوداؤد۔ نسائی
فقہ	۳	ہدایہ ختم۔ تلویح۔ توضیح ۱۰۰ صفحہ تک
تصوف	۳	عوارف۔ فتوح الغیب۔ کتاب الاخلاق ابن عربی
کلام و مناظرہ	۴½	بائبل ختم۔ حضرت التجلی۔ لوئینہ ابن قیم
تاریخ و جغرافیہ	۳	حماة الاسلام جغرافیہ
علم الاعراب والتالیف	۳	اعجاز البلاغة۔ اسرار البلاغة متن۔ دتین۔
منطق فلسفہ اقلیدس	۳	سلم مبیبذی۔ اقلیدس ۳ مقالے
ادب	۳	دیوان متنبی۔ الفاظ الکتابیہ
انشاء	۱½	جواب مضمون۔ لکچر عربی میں۔
سنسکرت	۳	

جماعت ہفتم

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
طب یا کتابت	۳	قانون (حمیات) مخزن الحکمت۔ جراحی باقی نصف زبانی تشریح
تفسیر	۱½	اعجاز المسیح۔ کرامات الصادقین تفسیر احمدی نیل المرام
حدیث	۳	موطا امام مالکؒ امام محمدؒ۔ نسائی ابن ماجہ۔ بخاری۔
فقہ و اصول فقہ	۳	مختصر ابن حاجب۔ مسلم الثبوت۔
تصوف	۳	حجة اللہ البالغہ
کلام و مناظرہ	۳	چشمہ معرفت۔ فصل الخطاب۔ تصدیق براہین احمدیہ رسالہ نور الدین۔ ریویو۔ خاتم النبیین۔ سر الخلافہ

مضمون	تعداد گھنٹہ ہفتہ میں	کتب
تاریخ و جغرافیہ	۳	مقدمہ ابن خلدون
علم الاعراب والتالیف	۱½	سیبویہ
منطق و فلسفہ	۶	حمد اللہ۔ بصائر نصیریہ۔ صدرا۔ النقش فی الحجر۔
علم ہیئت	۱½	سبع شداد (ایک نئی کتاب علم ہیئت پر
ادب و انشاء	۴½	مقامات حریری۔ سقط الزند۔ فقہ اللغة۔
سنسکرت	۳	

محمد علی

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

۵ مارچ ۱۹۰۹ء

اعلان

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ مندرجہ ذیل اعلان بغرض اشاعت بھیجتے ہیں۔ ایڈیٹر

عنوان روئداد اجلاس چیف انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین میں پیش ہوئی۔ جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن بنام انجمن احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن تبلیغ اور تحریک کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام میں ہو۔ قادیان میں ایسا جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور ایام جلسہ میں اتنا وقت بھی نہیں ہوتا۔ اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جاسکتا ہے۔ اور صدر انجمن کے ساتھ براہ راست اس انجمن کا سکرٹری خط و کتابت کرسکتا ہے۔ قادیان میں کسی سفر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کے بجائے ایک جنرل سکرٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے۔ اور ایک صدر مقام مناسب جگہ پر رکھا جاوے۔ اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات میں حسب تجویز انجمن ہوتے رہیں۔ اور ان میں شامل ہونے کے لئے صدر انجمن اور بزرگوں کو بھی بھیج سکتی ہے۔ والسلام

محمد علی سکرٹری ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۹ء

کارخانہ اخبار الحکم کی رعائتی اور جدید کتابوں کی میعاد میں

اضافہ

۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء کے الحکم میں ہیچمپرز ایڈیٹر کے بڑے بیٹے محمود احمد سلمہ اللہ الاحد کا ایک مضمون جو پہلا مضمون ہے۔ نکلا ہے۔ میں اس خوشی کے شکریہ میں علمی کتابوں کی قیمت کی میعاد کو جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو ختم ہوتی ہے ۳۱ مارچ ۱۹۰۹ء تک وسیع کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی اخبار الحکم کے پچھلے فائلوں کی قیمت میں بھی بہت رعائت کرتا ہوں۔ اخبار الحکم کے پچھلے فائل نہایت بیش قیمت اور نادر مضامین کا خزینہ ہے۔ حضرت اقدس ع کے مکتوبات۔ الہامات۔ آپکے ملفوظات کے علاوہ بزرگان امت کے خطبے۔ لیکچر اور خطوط اور ایڈیٹر الحکم کے لکھے ہوئے مضامین ہیں۔ یہ فائل اب دوبارہ نہیں چھپ سکتے۔ اس لئے جو صاحب چاہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اخبار کے فائل صرف ۲۵ اس قیمت پر دیئے جاویں گے۔ جو ان کے بالمقابل درج ہے۔ تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی۔ پی ہوگی لیکن اخبار کے فائل طلب کرنے والوں کو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنی چاہئے۔ اخبار الحکم کے پرانے فائل جن کی صرف ۲۵ جلد پر رعائت ہے۔ اس کے علاوہ ہر سال کا فائل عہ روپے سالانہ قیمت پر رعائت ملیگا۔ ۱۹۰۳ء لغائت ۱۹۰۸ء اصل قیمت جبکہ فروخت ہوتے رہے ہیں۔ ساٹھ روپیہ (ما ۶۰) رعائتی قیمت صرف پچیس روپیہ (صہ ۲۵)۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ صرف ۲۵ جلدوں پر رعائت ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔

مکتوبات احمدیہ جلد اول حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور پرانی ... سے میں بالکل نایاب اور نادر مجموعہ۔ یہ مجموعہ مکتوبات آپ کی بعثت سے پہلے کا ہے۔ میں ان کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ **تصوف اور معرفت** کا نایاب خزانہ ہے۔ عجیب و غریب مضامین ان میں درج ہیں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **پاک سیرت** کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ابتدا ہی سے آپ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کیلئے کس قدر جوش دل میں رکھتے تھے۔ یہ کتاب بالکل نئی چھاپی گئی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۸/

حقیقت نماز۔ جس میں نماز کی حقیقت۔ ارکان نماز کا فلسفہ نہائت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نماز کے متعلق ضروری مسائل درج ہیں۔ تین سو صفحوں پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور آخر میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ جس کی تالیف پر ایڈیٹر الحکم کو ناز ہے۔ قیمت فی جلد عہ/ رعائتی ۱/

الاسماء الحسنیٰ یہ کتاب حضرت باری عزاسمہ کی صفات اور اسماء کے متعلق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی جو تفصیل قرآن مجید میں آئی ہے۔ اس کو بیان کیا ہے۔ قیمت ۸/ رعائتی ۲/

سلک مروارید ہر دو حصہ ایک مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ جو خصوصیت سے عورتوں کے لئے حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے ماتحت قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اور اسقدر مقبول ہوا۔ کہ تیسری مرتبہ چھاپنے کی ضرورت پڑی۔ ہر دو حصہ۔ قیمت ۸/ رعائتی ۶/

اصلاح النظر۔ ایک آریہ کے جواب میں حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح کے خاص حکم سے لکھا گیا۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔ اس پر کوئی رعائت نہیں۔

متفرق ہیں

جن کی قیمت میں ۱/۴ کی رعائت کی گئی ہے۔ اصل قیمت درج ہے ۱/۴ دیا جاویگا۔

مرآۃ الجہاد۔ مسئلہ جہاد پر مبسوط اور مفصل کتاب۔ لیکھرام آریہ مقتول کے رسالہ جہاد کا دندان شکن جواب۔ تین سو سے زائد صفحوں کی کتاب۔ قیمت عہ/

آریہ دھرم۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے۔ اُن اعتراضات کا جو وہ اسلام پر کرتے ہیں خصوصیت سے جواب دیا ہے۔ قیمت ۴/

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے اسرار پر ایک لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا ماحول رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۲/

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ۔ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت ۲/

فیصلہ آسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲/

نور القرآن حصہ دوم۔ عیسائیوں کا مجیب رد۔ قیمت ۴/

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء دارالامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت نے تین زبردست تقریریں فرمائیں۔ قیمت عہ/

خطبات کریمیہ قیمت ۴/ رسالہ انذار قیمت ۴/ تفسیر سورۃ تبت قیمت ۱/ سورۃ البلد نمبر ایک قیمت ۱/ قصیدہ ضوابط الادعوۃ الحق نمبر ۲ قیمت ۱/ مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا قیمت ۱/ نمونہ قرآن مجید۔ قیمت ۳/ محمود کی آمین قیمت ۳/ بائی دوسرا جگ مقدس حصہ دوم ۲/ تحفہ احمدیہ ۱/

افادہ ... یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔

مسیحا النفس ڈاکٹروں نے دنیا میں پیدا کر دکھایا ہی اسکا ایک ایک قطرہ جواہرات سے بڑھکر ہی چند روز کے استعمال سے تو آدمی فولاد بنجاتا ہی واللہ اسکے چار قطرے ایک وقت ہمراہ بالائی کے کھانے سے آدھ گھنٹہ کے بعد وہ قوت پیدا ہوتی ہی کہ تاب غیر ممکن ہی خواہ آدمی کتنا ہی کمزور سست ہو فی شیشی قیمت عہ ۳ شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت ملیگی۔

چینائی منجن

یہ نہایت عمدہ خوشبودار خشک پاکیزہ چیز ہے اسکو بلا لحاظ مذہب استعمال کرتے ہیں بجید ہلتے ہوئے دانت ڈاڑھ جم جاتے ہیں ہر قسم کا درد مسوڑھوں کا پھولنا خون دینا فوراً دفع کر دیتا ہی اور ایسے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ شرطیہ چنے چبا لو گندہ دہنی جو کسی کے پاس بیٹھنے کے لایق نہیں رکھتی دفع ہو جاتی ہی فی بکس جو مدت کو کافی ہے عہ ۳ کے خریدار کو ایک مفت ملیگا۔

ابو الامساک یعنی ربڑ کی تھیلی

یہ شوقین مزاج والو کو مفت غیر مترقبہ بلا دستت چاہیے کیلیے سو کہے میں کو ڈیڑھ بات حاصل ہو جو کبھی عمر بہر نہوئی ہو اپنے کو ایسا قوی تندرست زور مند پاؤ گے کہ کبھی نہ پایا ہو نسل کی کافی حفاظت ہی فیعدد عہ ۳ عدد کے خریدار کو ایک عدد مفت ملیگا

نور نظر۔ آنکھ سے پیاری دنیا میں کوئی شی نہیں ہے اور آجکل تعلیم ایسی کچھ خراب ہی کہ کوئی طالب علم ایسا نہ ہوگا جسکو کچھ نہ کچھ بینائی کی شکایت نہو اس عرق کو نور نما صاحب ولایت سے بہیجے ہیں جس کے دو قطرے آنکھ میں ڈالنے سے جالا۔ پھولا۔ دہند۔ ڈھلکا۔ آشوب۔ رتوندی۔ مینٹ۔ موتیابند۔ خارش۔ پربال۔ سوزش۔ سرخی۔ نظر کا تہرتہرانا ایک شی کے دو چار نظر آنا وغیرہ عوارض جلد دفع کر کے نظر کو قایم کر دیتی ہی اور بینائی کو ترقی دیتی ہی فی شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک مفت

دوپٹے ریشمین ساختہ بنگال معہ کور پلو نہایت باریک مثل آب رواں کے اور ہزاروں شوب پر بہی خراب نہیں ہوتے یعنی دستہ تک ہی نہیں چھوٹتے لایق بیگمات جو رنگ مطلوب ہو تحریر کیجیے عرض میں ڈیڑہ گز طول میں ۳ گز قیمت فی جوڑ لیے ر

جادو کی لالٹین

جس کے ذریعہ سے انگریز لوگ حیرت انگیز تماشے دکھاتے ہیں رات کو دن دنکو رات بناتے ہیں روم روس وغیرہ کی لڑائی۔ طرفین سے فوج کا دہاوا۔ لاشوں کا خوفناک حالت سے اٹھایا جانا چین جاپان۔ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک کی حسین عورتوں و مردوں کو سامنے چلتے پھرتے نظر آنا آسمان سے آفتاب ماہتاب کا اترنا چھوٹے سے بڑا ہونا گھر کی دیوار و پیر ہو بہو دکھائی دینا ترکیب کا غذ جادو کی ۱۲ سلیٹ اور ایک خوشنا بکس لالٹین کے ہمراہ مفت قیمت درجہ اول ہے ر

حیرت انگیز دوچشمی دوربین

جو کہ حضور قیصر ہند کے جشن جوبلی کیوقت ایجاد ہوئی ہی اس سے ۱۰ میل کی ہر ایک چھوٹی بڑی چیز آنکھو کے سامنے پہچانی جا سکتی ہی صاف اور اسقدر نزدیک معلوم ہوتی ہی کہ آدمی ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہی ہو شان عالم کے جنگلی ہو بہو نظر کے سامنے آجاتے ہیں کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہی ہمسکو دیکھیں کہیں کوئی نہ دیکھے یہ لطف اس دوربین میں ہی ہر شخص کی بصارت کے موافق گھٹتی بڑھتی ہی شکار کیوقت درختوں میں چھپے جانور پاس نظر آتے ہیں ناٹک یا جادوگروں کے اصلی مخفی حال اس دوربین سے معلوم ہوتے ہیں قیمت ۵ میل ایضاً ۸ میل ایضاً ۱۲ میل ایضاً ۳۰ میل ایضاً ۵۰ میل لیے ر

برقی آلہ کان۔ اسکو کان کے اندر رکھنے سے بالکل بہرا آدمی بخوبی تمام بات چیت کرنا و نزدیک کی سن و سمجھ سکتا ہی اور چند روز کے استعمال سے بجلی کا اثر جذب ہو کر قوت سماعت پوری پیدا ہو جاتی ہی پھر آلہ وغیرہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی کان میں رکھتے ہوئے الکس درد وغیرہ کچھ معلوم نہیں ہوتا اور کسی دوسرے آدمی کو بھی نہ معلوم ہوگا کہ انکے کان میں آلہ لگا ہی نہایت عمدہ چیز ایجاد ہو کر آئی ہی قیمت فی جوڑ مئہ ر

چندن ہار۔ سونیکا ہر لڑی کا جسکی لڑی چھوٹی بڑی ہی گلے سے ناف تک آتی ہی ہر لڑی پر مولسری کا پھول بنا ہی یا بقابل بیگمات آپکا جی چاہے جہاں دکھا لو اگر کوئی تجربہ کار دانا واقف اسکو ایکہر اسے کم کا کہدے تو ہم گنہگاری کیساتھ قیمت پھیر دینگے رنگ روپ جو اصلی سونیکا ہی وہی اسکا ہی سونے چاندی کے زیور میں یکتا معلوم ہوتا ہی قیمت فی ہار ہے ر ۳ عدد کے خریدار کو ایک مفت ملیگا

اہل جاپان کی کاریگری کا خاتمہ

انکو کاریگرنے اس خوبصورتی سے بنایا ہی کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہی پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر کے مقابلہ میں رکہدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سا ہو کار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہی جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپیہ سے کم کی نہیں بتا سکتا ہی کاٹ لو تپا لو کسوٹی پر لگا لو سونے کا ہی کس آویگا گورے گورے ہاتو میں انکی بہار دیکھیے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتا ہی دو چار الگ کیجے جاوینیا تو پھول سے معلوم ہوتے ہیں سب مل گئیں تو عمدہ لہریہ پڑا معلوم ہوتا ہی سب الگ الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہی انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہمکو بہی منگوا دو جنکی نظر اونپر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قایم رہتا ہی کیونکہ اس مال کی ذاتی رنگت یہی ہی ملمع وغیرہ نہیں ہی جو اڑ جاے شوقین لوگوں کے سامنے بیس روپیہ کی کچھ اصل نہیں ہی ۱۲ چوڑیوں کا سٹ ہے ر ۳ سٹ کے خریدار کو ایک سٹ چوڑیوں کا مفت ملیگا۔

سیپ سے موتی کا کنٹھا

نہایت عمدہ ریشمی گوتھا ہوا دولڑکا موتی جہر بیری کے بیر کے برابر ایسے کنٹھے اکثر راجہ مہاراجہ مہاجن ساہوکار بیگمات نواب امیر لوگ پہنتے ہیں جو ہرگز گلے میں دس ہزار روپیہ سے کم کے نہیں معلوم ہوتا آب تاب سچے موتیوں کو شرماتی ہی سیپ بہی سچا کہلاتا ہی نہایت آبدار ہوتی جس سے گلے کی زینت ہو جاتی ہی قیمت فیعدد عہ ۳ عدد کے خریدار کو ایک کنٹھا مفت ملیگا۔

جگنو سونے کا جڑاو

جس میں مختلف رنگ کے نہایت آبدار نگ جڑے ہیں جو اصلی نگوں کو شرماتے ہیں اور بہت ہی سبک بنا ہی ریشم اور کلابتوں سے گوتھا ہوا اسکی تعریف دیکھنے سے معلوم ہوگی فیعدد ۱۴ ار ۳ عدد کے خریدار کو ایک جگنو مفت ملیگا۔

چوڑیاں مرصع:۔ جنپر نہایت عمدگی کیساتھ مصنوعی ہیرے نیلم پکھراج پنے یاقوت وغیرہ نگ جڑے ہیں جنکی چمک دمک سے اصلی نگ شرما جاتے کلائی میں پہننے سے چکاچوت لگجاتی ہی اور نظر نہیں ٹہرتی دو چوڑیوں سے تمام کلائی کی زیبایش ہو جاتی ہی تمام بیگمات انکو پسند کر کے شوق سے پہنتی ہیں اپنے اصلی زیور کیساتھ جڑاؤ پہنچیاں و کنگن وغیرہ انکے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتے بیچ کا جال ایسا خوبصورت بنا ہے کہ سبحان اللہ کہولنے اور بند کرنیکا اسکرو لگا ہی اسکرو پر بہی ایک ہیرا لگا ہی قیمت فی جوڑ عہ ۳ کے خریدار کو ایک جوڑی مفت ملیگی۔

موہن مالا سونے کی:۔ ۳ لڑی کی نہایت عمدہ بنی ہوئی دانے جیسکے جہربیری کے بیر سے بڑے نقشدار ریشمی گوتھے ہوتے بیچ میں ایک نہایت عمدہ چاند پڑا ہی پہننے سے گلے سے ناف تک آتی ہیں فیعدد ۳ عدد کے خریدار کو ایک مفت ملیگی۔

چمپا کلی گلوبند سونیکا:۔ یہ بہی اپنی وضع کی ایک چیز ہی ایسے عمدہ قسم کے نگ رنگ برنگے جڑے ہیں کہ دیکھکر بہوک بہاگتی ہی نیچے موتیوں کی جہالر لٹک رہی ہی گلے میں پہننے سے چکاچوت لگجاتی ہی اور کام نہایت سبک اور خوبصورتی سے کیا گیا ہی ساختہ جاپان ریشم سے گوتھا ہوا فیعدد عہ ۳ عدد کے خریدار کو ایک گلوبند مفت ملیگا۔

سونیکے کڑے ہاتھوں کے شیر دہن

نہایت خوبصورت بنے ہوئے جنکو باہر نہ کے بہی کہتے ہیں دیکھنے والے پانچسو روپیہ کی جوڑی سے کم نہیں کہہ سکتے قیمت فی جوڑ عہ ۳ جوڑ کے خریدار ایک جوڑی کڑے مفت ملیں گے:۔

جھومکے معہ کرن پھول

جالدار نہایت ہلکے اور عمدہ کام کیا ہوا کہ دیکھتے نظر لگتی ہے اور ہندوستان میں ایسے بننا ممکن نہیں ہے ایسی بار یکیاں کاریگر نے رکھی ہیں ساختہ جاپان۔ فی جوڑ قیمت عہ ۳ جوڑ کے خریدار کو ایک مفت ملے گا:۔

خالصہ قوم میں تبلیغ

حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ ایک نہائت **پاکباز** اور **متقی** انسان تھے۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے **ولی** اور مخلص مومن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل محض سے اُنہیں اپنی طرف کھینچا۔ اور صراط مستقیم پر لا کھڑا کیا۔ اپنی معرفت کا شیریں جام اُنہیں عطا کیا۔ جو **راستبازوں** کے گروہ اور **حزب اللہ** کو ہمیشہ پلایا جاتا ہے۔ جب وہ معرفت الٰہی کے جام سے سرشار ہو گئے۔ تو توحید اور رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے آپ کو مختص کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی ساری عمر اسی مقصد کے لئے خرچ کر دی۔ اور ایک قوم تیار کر کے آپ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ میں بلا خوف تردید کہتا ہوں۔ کہ حضرت بابا صاحب ایک نہائت نیک نفس اور سچے مسلمان کا عملی نمونہ تھے اُنہوں نے حقیقی خداشناسی کی راہ لوگوں کو دکھائی لیکن ایک لمبا عرصہ گذرنے کے بعد ملکی حالات اور واقعات نے ایک محض درویشانہ زندگی بسر کرنے والی قوم کو **جنگجو** قوم بن جانے پر مجبور کیا۔ میں تاریخ کے اس لمبے سلسلے میں جانا نہیں چاہتا کہ ایسا کیوں ہوا؟ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ بابا صاحب کے معتقدین اور متبعین کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ **حکومت** کی کرسی پر بیٹھتے۔ یہ ایک **سنت اللہ** ہے۔ بہر حال اس وقت کی بچھڑی ہوئی قوم اب تک ہم سے الگ اور دور ہے۔ اب جبکہ تعلیم اور ترقی کے دن ہیں۔ اور ہر ایک قوم اپنے مذہب کی **حفاظت** اور اس کی **اصلیت** کی طرف توجہ کر رہی ہے ہم کو اپنے خالصہ بھائیوں سے متوقع رہنا چاہئے۔ کہ وہ **بابا صاحب** کی خالص **تعلیم** کو اپنا دستور العمل بنانے میں کبھی بھی دریغ نہیں کریں گے۔

یہ بحث بڑے زور سے جاری ہے۔ کہ سکھ ہندو ہیں یا نہیں؟ ایک تعلیم یافتہ اور معزز جماعت نے اس سوال پر بحث کی ہے اور اُنہوں نے اپنے آپ کو ہندوؤں سے الگ کیا ہے اور فی الواقعہ وہ الگ ہیں۔ گوشت پوست کا سوال نہیں۔ بلکہ مذہب و عقائد اور طرز عمل کی بحث ہے۔ اسی بنا پر اُنہوں نے کہا ہے۔ کہ ہم ہندو نہیں۔ اس سوال کے طے ہو جانے کے بعد اب خالصہ کے معزز اور آزاد خیال بزرگوں کے سامنے یہ سوال رکھنا کہ وہ بابا صاحب کی اصل **تعلیم** اور **عمل** پر غور کریں۔ کچھ بے جا نہیں بلکہ ضروری ہے۔ اس لئے ایسے چھوٹے چھوٹے **رسالوں** کی اشاعت کی حاجت ہے۔ جو بابا صاحب کی **عملی زندگی** پر روشنی ڈالیں اور ان کی تعلیم کو خالصہ بھائیوں کے سامنے پیش کریں۔ اور اس طرح پر وہ **گمشدہ متاع** جو خالصہ بھائیوں کے ہاتھ سے ہمارے خیال میں نکل گئی ہے۔ پھر اُنہیں اس کی خبر دی جاوے۔ یہ کام نہائت حوصلہ متانت اور استقلال سے کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے اگر مستقل طور پر کوئی ماہوار رسالہ جاری ہو جاوے۔ تو بھی ضرورت وقت کو پورا کریگا۔ لیکن سر دست میرا خیال ہے۔ کہ موقت الشیوع رسالہ کے بجائے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع ہوں۔ یہ کام بڑا ضروری کام ہے۔ میں نے اپنے اس خیال کو اپنے ایک نوجوان دوست شیخ محمد یوسف صاحب سکھ نومسلم سے ظاہر کیا۔ جو پہلے ہی سے اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہیں۔ اور قادیان میں وہ تیس روپیہ کی ایک عمدہ ملازمت چھوڑ کر محض ۱۵؎ ماہوار پر آ بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے **سادھ سنگت معرفت** کے نام سے ایک مجلس بنانی چاہی ہے۔ جس میں وہ **معرفت** اور **گیان** کے حصول کے لئے ان تجاویز پر عملی رنگ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ جو **معرفت** کے سرچشمہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اُنہوں نے حال ہی میں حضرت امیر المومنین، خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی سے ایک ضخیم کتاب "اظہار دل" نام لکھی ہے۔ جس کے ذریعہ خالصہ قوم کو ایک **مؤثر** اور **مفید** تبلیغ کی راہ نکالی ہے۔

اور اب وہ چاہتے ہیں۔ کہ بابا نانک صاحب کی ایک چھوٹی سی **سوانح عمری** لکھیں۔ اور اُسے جہاں تک مالی امداد اُن کی دستگیری کرے۔ وہ اردو اور گورمکھی میں چھاپ کر مفت یا زیادہ سے زیادہ اصل لاگت پر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ٹریکٹ بھی شائع کرنا چاہتے ہیں میری سمجھ میں یہ نہائت مخلصانہ کام ہے۔ اور حضرت امیر المومنین نے اسے پسند فرمایا ہے۔ بلکہ **چندہ** دینے کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے احباب کو اس مقصد میں شریک ہونا چاہئے۔ یہ وقت **اشاعت اسلام** کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ اور اشاعت ہو گی۔ اور قومیں بڑی نیازمندی کے ساتھ اس طرف رجوع کریں گی۔ لیکن مبارک ہوں گی وہ روحیں جو اس مقصد میں اعانت کے لئے آمادہ ہو جائیں گی۔ خالصہ قوم میں تبلیغ اور اشاعت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور اس قوم کی **آزاد خیالی** اور **انصاف پسندی** سے یقین ہے۔ کہ یہ سلسلہ تبلیغ نہائت مؤثر ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ ایک بڑی وجہ جو مجھے اور میرے ہم خیال دوستوں کو اس سلسلہ تبلیغ کی کامیابی کے لئے خوشی کا باعث ہو رہی ہے۔ یہ ہے۔ کہ چونکہ قوم خالصہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور راستبازوں کی توہین نہیں کرتی۔ بلکہ اُنہوں نے نہائت فراخدلی سے اکابر صلحاء امت محمدیہ کے اقوال اور کلمات طیبات کو اپنے دستور العمل اور گرنتھ صاحب میں جگہ دی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ جب حق اُن کے سامنے ہو۔ تو وہ قبول نہ کریں۔ خالصہ قوم ہم سے بہت قریب ہے مگر ہم نے اپنی غفلت سے انہیں الگ کر رکھا ہوا ہے۔

آؤ! کوشش کریں۔ اور پیارے **خالصہ** کو مخلصاً فی الدین بنانے کی سعی کریں۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اس فضل کا وارث ہمیں ہی بنا دے۔ اس مقصد کے لئے جو بھائی کچھ بھیجیں۔ وہ برادرم شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم قادیان کے نام بھیجیں۔ اس کا حساب **الحکم** کے ذریعہ شائع ہوتا رہیگا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب توجہ کریں گے۔ اور اس راہ میں اپنے چند پیسوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں گے۔

انجمن احمدیہ کلکتہ

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے بھی باقاعدہ انجمن قائم کی ہے جس سے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں۔ لہذا کلکتہ اور اُس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کو بذریعہ اس اعلان کے مطلع

اصلاح۔ صفحہ اول پر نمبر ۱۲ کی بجائے نمبر ۹ چھپ گیا ہے۔

کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی بھی درخواست ہے۔ کہ وہ جلسوں میں شریک ہو کر رونق بخشا کریں۔ اور کارروائی سے دلچسپی حاصل فرماویں۔ اس کے متعلق حافظ محمد امین غلام نبی سوداگر سکرٹری انجمن احمدیہ ۱۴/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ سے خط و کتابت کریں۔

مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
نحمدہٗ و نصلی

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہونچا۔ اس عاجز کے ساتھ ربط ملاقات پیدا کرنے سے فائدہ یہ ہے۔ کہ اپنی زندگی کو بدلا جائے۔ تا عاقبت درست ہو۔ سندر داس کی وفات کے زیادہ غم سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا ہر ایک کام انسان کی بھلائی کے لئے ہے۔ گو انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد بیعت ایمان لینا شروع کیا۔ تو اس بیعت میں یہ داخل تھا کہ اپنا حقیقی دوست خدا تعالیٰ کو ٹھہرایا جاوے اور اس کے ضمن میں اس کے نبی اور درجہ بدرجہ تمام صلحاء کو اور بغیر حالت دینی کے کسی کو دوست نہ سمجھا جائے۔ یہی اسلام ہے۔ جس سے آجکل کے لوگ بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین آمنوا اشد حبًا للہ۔ یعنی ایمانداروں کا کامل دوست خدا ہی ہوتا ہے۔ و بس۔ جس حالت میں انسان پر بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کا حق نہیں۔ تو اس لئے خالص دوستی محض خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ صوفیہ کو اس میں اختلاف ہے۔ کہ جو مثلاً غیر سے اپنی محبت کو عشق تک پہنچاتا ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ اکثر یہی کہتے ہیں۔ کہ اس کی حالت حکم کفر کا رکھتی ہے۔ گو احکام کفر کے اس پر صادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بباعث بے اختیاری مرفوع القلم ہے تاہم اس کی حالت کافری صورت میں ہے۔ کیونکہ عشق اور محبت احق اللہ جل شانہٗ کا ہے۔ اور وہ بد دیانتی کی راہ سے خدا تعالیٰ کا حق دوسرے کو دیتا ہے اور یہ ایک ایسی صورت ہے جس میں دین و دنیا دونوں کے وبال کا خطرہ ہے۔ راستبازوں نے اپنے پیارے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اپنی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں دیں۔ تا توحید کی حقیقت انہیں حاصل ہو سو میں آپ کو خالصاً للہ نصیحت دیتا ہوں۔ کہ آپ اس حزن و غم سے دستکش ہو جائیں۔ اور اپنے محبوب حقیقی کی طرف رجوع کریں۔ تا وہ آپ کو برکت بخشے اور آفات سے محفوظ رکھے والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان یکم مارچ ۱۸۹۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
نحمدہٗ و نصلی

محبی مشفقی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے اشعار نہایت پاکیزہ اور عمدہ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ متانت ایسی ہے۔ کہ گویا ایک اہل زبان شاعر کی۔ یہ خداداد ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو محبت بخشے۔ دنیا فانی اور محبت دنیا ہمہ فانی۔ جس طرح آسمان پر ستارہ نظر آتے ہیں۔ کہ ان کے نیچے کوئی ستون نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور حکم کی پابندی سے بے ستون کھڑے ہیں۔ گرتے نہیں۔ اسی طرح مومن بھی حکم کا پابند ہے۔ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کھڑا رہتا ہے۔ گرتا نہیں مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے وہ تبدیلی جو خدا تعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے۔ وہ مومن کو قوت دیتی ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے شیطان پر وہی فتح پاتا ہے۔ جو بیعت الموت کرے۔ جیسے کہ آپ کے اشعار میں رقت ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے دل میں ایسا ہی سچی رقت پیدا کردے۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں شاعر تھا۔ اور ایمان نہیں لایا تھا۔ ایک نفس پرست آدمی تھا۔ لیکن شعر اس کے موحدانہ اور عارفانہ تھے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعر سنے۔ نہایت پاکیزہ تھے۔ آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ امن شعرہ و کفر نفسہ۔ یعنی شعر اس کا ایمان لایا اور نفس اس کا کافر ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کے شعر اور آپ کے دل کو ایک ہی نور سے منور کرے۔ مناسب ہے کہ یہ اشعار آپ جمع کرتے جائیں کیونکہ لطیف ہیں اور لائق جمع ہیں۔ مجھے بباعث کثرت کار فراغت نہیں ورنہ میں جمع کرتا جاتا۔ تین روز سے لودھیانہ سے قادیان آگیا ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب کا کچھ پتہ نہیں۔ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ سو جائیں بہت مشغول ہیں کہ تمام امن و آرام خدا تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ والسلام
خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۶ء

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

۲۔ حضرت ام المومنین اور آپ کا خاندان بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ۲۰ مارچ ۱۹۰۹ء کو الاخوان کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر مدعو ہو کر لاہور تشریف لے گئے۔ اور ۲۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو واپس تشریف لائے۔

استفسار

مولوی محمد امین صاحب قادیان سے مندرجہ ذیل استفسار بھیجتے ہیں جاننے والے احباب جواب دیں۔ ۱۔ بھیڑ بکری کے چمڑے کو نرم کرنے کی ترکیب مطلوب ہے اگر ناظرین الحکم میں سے کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ خط یا اخبار مطلع فرما کر مشکور فرماویں ۲۔ کتاب بسوڈ کتنی جلدوں میں ہے اور کہاں سے اور کس قیمت کو مل سکتی ہے مفصل جواب تحریر فرماویں ۳۔ وہ کونسی صورت ہو کہ خانہ الحکم اور بدر پر بھی کوئی بوجھ نہ پڑے۔ اور یہ دونو اخبار صرف دو روپیہ میں ہر ایک غریب کو مل سکیں تاکہ تبلیغ سلسلہ احمدیہ کافی طور پر ہو سکے ہر ایک احمدی بھائی اپنی اپنی رائے تحریر فرمائے شاید کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ ہم سب کا بھلا ہو اور ہم سب کا بالا معاملہ ہو جائے۔

سودیشی اور بائیکاٹ

سودیشی (Swadeshi) اور بائیکاٹ (Boycott) کے الفاظ کثرت استعمال کی وجہ سے جسمانی تعلقات کی وجہ سے ایسے عام فہم ہو گئے ہیں۔ کہ اس پر کسی مضمون کے لکھنے کے وقت کسی ایسے ڈیفینیشن (Definition) کی ضرورت نہیں۔ کہ جن کا تعلق صرف جسمانی ضروریات تک محدود ہو۔ کیونکہ ان الفاظ کے جو معنی ظاہر بین اور مادی دُنیا کی چاہت و محبت کرنیوالے بیان کرتے ہیں۔ وے اُس پر اچھی طرح سے آج تک ڈسکشن (Discussion) کرچکے ہیں۔ اس لئے جسمانی پہلو کے لحاظ سے اُن کے مذاق کے مطابق نہ کسی ایسے ڈیفنیشن کی ضرورت ہے اور نہ کسی مزید تفسیر و توضیح کی۔ وجہ یہ کہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ یا لکھا جا رہا ہے۔ وہ دنیا پرستوں اور صرف صرف دنیوی جاہ و حشم کے شیدائیوں کے لئے کافی و وافی ہے۔ ہاں روحانیت کے تعلق کے لحاظ سے جو کچھ اس سے نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ پہلو اب تک ٹچ (Touch) نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم ناظرین الحکم کو اس کی نسبت کچھ سُناویں تو مزے سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ لگے ہاتھ جسمانی تعلقات کے متعلق جو کچھ ہمارا خیال ہے۔ اور ہر ایک اہل بصیرت کا ہو سکتا ہے اس پر بھی ناظرین کو توجہ دلاویں۔

واضح ہو۔ کہ جسمانی تعلقات کے لحاظ سے بدیشی اشیاء کا بائیکاٹ سخت تکلیف دہ اور مشکلات کے پُرخار دشت میں اُلجھنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ ہمارے ہموطن بوجہ اپنی سستیوں اور لاپرواہیوں کے ایسے مقام پر ہیں کہ اُن کے ہاتھ میں اپنی زندگی کے دن پورے کرنے کے لئے سامان بہم پہونچانے کے بہت ہی کم وسائل موجود ہیں بدیں وجہ بدیشی اشیاء کی خرید و فروخت کے بغیر گذارہ چلنا سخت مشکل ہے۔ اور تو اور رہا یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ اشیاء جس کو کہ ایک انسان اس کی حیثیت سے لحاظ سے بالکل حقیر کہیگا۔ وہ بھی بنانے سے محروم ہیں۔ غور کیا جاوے۔ کہ انسانی زندگی کا دار و مدار دو چیزوں پر ایسا ہے۔ کہ اُس کے سوا گذارہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایک تو کپڑے پر دوسرے خوراک پر۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کپڑے کا تھان بدن پر لپیٹنے سے بجز مہذب انسانوں کے علاوہ جاہل اور اُجڈ آدمیوں میں بھی کام نہیں نکلتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے باقاعدہ مطابق جسم کے کپڑا سی کر پہننے کی۔ جس کے لئے سوئی کی (اور آجکل سیونگ مشینوں کی) اشد ضرورت ہے مگر ہمارے ہموطنوں کے پاس کوئی ایسا کارخانہ نہیں۔ جس میں سوئیاں (یا سیونگ مشینیں) بنتی ہوں۔ کہ جس کے ذریعہ ہم باقاعدہ کپڑے سے اپنے بدنوں کو ڈھک سکیں۔ ایسا ہی خوراک کے واسطے اناج کے ہوتے ہوئے ضرورت ہے دیا سلائی کی۔ کہ جس کے ذریعہ آگ آسانی سے مہیا ہو سکے بدیشی دیا سلائیاں اور خاص کر سویڈن کی ساخت کی ہم کو بہت ارزاں قیمت پر بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ ہماری جسمانی پرورش کی نہایت ضروری حاجت پوری ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا احسان ہے۔ کہ جو خداوند کریم کے فضل و کرم سے دوسرے ملک والے ہمارے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ہمارے ہم وطن ہماری اس خدمت کے کرنے سے بھی محروم ہیں۔ انہوں نے اب تک کوئی ایسا کارخانہ نہیں بنایا اور نہ اُن کو بنانا اب تک نصیب ہوا۔ کہ جس کے ذریعہ ہماری یہ نہایت ہی ادنے (مگر حقیقت میں سب سے اعلیٰ) ضروریات پوری ہوتیں۔ پس جبکہ نہ تو کوئی سوئیاں بنانے کا کارخانہ بنایا گیا اور نہ ایسے ارزاں سودیشی دیا سلائیاں بنا کر سپلائی (Supply) کرنے کا انتظام کیا گیا۔ تو خواہ مخواہ بدیشی چیزوں کو بائیکاٹ کرنے اور سودیشی کے استعمال کرنے پر کیوں زور دیا جاتا ہے؟ حالانکہ اُن کا فرض اول تو یہ ہے۔ کہ پہلے وہ تمام ایسی چیزیں جس پر ہماری زندگی کا مدار ہے۔ ایسے طور پر ہم کو بہم پہونچاویں کہ جو ہم کو بدیشی اشیاء سے سستی نہ ملیں تو مہنگی بھی نہ ملیں۔ مگر ہاں آرام دہ اور فائدہ رساں ایسی ہی ہوں۔ یا ان سے اچھا خاصہ لگا کھاتی ہوں۔ اگر ہماری ضروریات زندگی کے ایسے سامان آسانی سے یہاں ہی بہم پہونچ جاویں تو پھر اُن کی دست بدست قدر کی جاویگی۔ اور پھر نہ تو کسی کو لیکچر دینے کی دقت اُٹھانی پڑیگی۔ اور نہ اسقدر بے سود کوشش کی۔ کیونکہ یہ صنعت اور حرفت کی اور ضروری اشیاء کی خود بخود قدر ہوتی ہے۔ اُس کے لئے کسی ایسے پھیکے لیکچر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور نہ اُن کی دلربا صورتیں لیکچروں یا سپیچوں کی محتاج ہیں۔ کیونکہ اُن کی شکلیں صورتیں خود بخود زبان حال سے اپنے نقش و نگار سے دیکھنے والے کو سمجھا رہی ہوتی ہیں۔ کہ ہم یہ ہیں۔ اور ہم میں یہ یہ وصف ہیں پس ہمارے ہموطنوں کا اوّل فرض یہ ہے۔ کہ وہ جاپان کی طرح اول یورپ کی شاگردی کریں۔ اور علم و ہنر سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اپنے صنعت و حرفت کے جوہر دکھاویں۔ اس کے بعد اگر چاہیں۔ تو وہ اکوڈ جان خان بن سکتے ہیں۔ خوب یاد رکھیں۔ کہ بغیر علم و ہنر کے ع

کس نے پُرسد کہ بھیا کیستی؟

اس میں شک نہیں۔ کہ بغیر ان اشیاء کے (جن پر ہماری زندگی کا دار و مدار ہے اور جو ہم کو ارزاں مل جاتی ہیں) بہم پہونچانے کے ہم کو بدیشی کے بائیکاٹ کا سبق پڑھانے کی کوشش کرنا محض فضول اور نامعقول حرکت ہے۔ گویا کہ ہماری درگت اُس کُتے کی سی کرانی ہے۔ کہ جو روٹی کا ایک ٹکڑا مُنہ میں دبائے ہوئے دریا کو عبور کر رہا تھا۔ اور پانی میں اپنے سایہ کو دیکھ کر دوسرے کُتے کا گمان کر کے اُس سے روٹی چھیننے کو دوڑا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اپنے مُنہ کے دبے ہوئے ٹکڑے کو بھی کھو بیٹھا تھا۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ غیر ممالک کے لوگوں نے سُستیوں اور لاپرواہیوں کو چھوڑ اور ہمہ تن ایک امر کی دُھن میں لگے۔ صرف لفاظی کو ہی اپنا ماویٰ و ملجاء نہیں سمجھا۔ اور نہ اُس پر زور دیا۔ بلکہ کچھ ہاتھوں سے بھی کیا اس لئے بامراد ہوئے اور کامیاب ہوئے۔ اس لئے اُن کی ساختہ اشیاء کی قدر ہوئی۔ اور ضرورت نے خود بخود کرائی۔ اگر ہمارے ہموطن اسی طرح لفاظیوں کو چھوڑ کر کوشش کریں۔ تو کامیابی کا سہرا ان کے ماتھے پر بھی بندھ سکتا ہے۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ یہاں یورپ جیسی ہمت نہیں اور امریکہ جیسا دل نہیں۔ زیادہ زور لفاظیوں پر ہے

اور اسی لئے ناکامی ان کے گلے کا ہار ہو رہی ہے۔ سچ ہے ؎

بہ لفاظی بسر کردند عمرِ خود بلاحاصل
دمے از بہر معنی ہا نے یابند فرصت را

ایمان کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم یہی کہنے کو تیار ہی کیا ہیں۔ بلکہ علانیہ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ یورپ امریکا ایشیاء وغیرہ میں بسنے والے سب اُسی خدا کے بندے ہیں۔ جس کے ہم ہندوستانی ایشیائی ہیں۔ اور انسانیت کے لحاظ سے یورپ والے۔ امریکہ والے سب کے سب ہمارے بھائی ہیں۔ اس لئے نہ ہم ایسے متکبّر۔ خود بین بننا چاہتے ہیں۔ اور نہ خدا ہم کو ایسی ہمّت اور توفیق کبھی دے۔ کہ ہم ایسے عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے اور چو رنگ ہو جاویں۔ کہ کسی کی فائدہ رسان اور نفع دہ بنائی ہوئی شئے کی بے قدری کریں۔ یا اُس کی راہ میں روڑا اٹکانے کے درپے ہوں۔ ایک انسانوں یا اشرف المخلوقات کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرتا ہے اور ہر ایک جگہ پر افراط سے اور ارزاں فائدہ دہ اور نفع رسان اشیاء بہم پہونچانے کی سعی بلیغ کرتا ہے۔ تو ہمارا فرض انصافاً تو یہی ہے اور ہونا چاہئے۔ کہ ہم اُس کی سعی کی قدر کریں۔ اور اُس کا گُن مانیں۔ نہ یہ کہ لوگوں کو یہ پٹی پڑھاویں۔ کہ نا بھئی! یہ بدیشی چیزیں ہیں۔ ان کو ہاتھ نہ لگانا۔

خدا تعالےٰ کے احسانوں کے تو صدقے جانے کے دن یہی ہیں۔ کہ جب دُنیا ایک شہر کے حکم میں ہو رہی ہے۔ ہر ایک ملک کی چیزیں ایک دوسرے ملکوں کے نہ صرف شہروں میں بلکہ موجود ہونے کے ذرائع ہونے کے موجود ہو گئی ہیں۔ بلکہ گاؤں گاؤں اون کی افراط سے بھرپور ہیں۔ اور یہ سب خدا تعالیٰ کے انعامات ہیں۔ ان کی ناقدری ایک مسلمان تو ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ کہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ (یعنی اگر تم ہمارے نعمتوں کے عطا کرنے پر شکر کروگے تو ہم اور زیادہ سے زیادہ نعمتیں تم کو عطا کریں گے۔ اور اگر تم نے ایسا جرم کیا۔ کہ نعمتوں کو پا کر لگے کفر کرنے۔ تو ہمارا عذاب بھی بڑا سخت ہے) غور کا مقام ہے۔ کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ کیسے کیسے سامان اور ذرائع مہیا کر دیئے ہیں کہ ہر ایک ملک کی اشیاء ایک دوسرے ملک کے باشندوں کو کیسی آسانی سے بہم پہونچتی جاتی ہیں۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہے؟ نہیں نہیں۔ بلکہ اُس خدا کا کام ہے۔ کہ جو اپنے بندوں پر حد سے زیادہ مہربان ہے۔ اور کہ جو کوشش کرنے والوں کی کوششوں کو اکارت نہیں جانے دیتا۔ اور کیونکر اکارت جانے دے۔ جبکہ اس نے خود ہی فرمایا ہے کہ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیہ سوف یریٰ۔ ثم یجزٰہ الجزاء الاوفیٰ۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم ان اشیاء کی قدر کریں اور توقیر کریں۔ ہاں یہ گناہ نہیں۔ کہ ہم اپنے اس ملک میں کہ جہاں ہم رہتے ہیں۔ اس جیسی یا اس سے عمدہ بنا کر اُس سے بھی فائدہ حاصل کریں۔ بہرکیف ہم کو کوشش کرنی چاہئے اور اچھی چیزوں اور نعمتوں کی قدر۔ نہ کہ بے قدری اور ناشکری۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اگر ہم نکمّے اور نکھٹو رہ کر ان چیزوں کی بے قدری اور ناشکری کریں تو ضرور ایک دن ہم پر ایسا آجاوے گا۔ کہ یہ انعام بھی ہم سے چھین لئے جاویں گے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان کی ہر طرح پر قدر کریں۔ اور خدا کا احسان مانتے ہوئے اُن جیسی یا اُن سے اچھی اشیاء بنانے کے ہنر سیکھیں اور اس طرح پر برادران وطن کی خدمت کریں۔ نہ کہ اُن کے ہاتھوں سے بغیر کسی اچھی چیز دینے کے نفع رساں اور فائدہ دہ چیزیں چھیننے کے درپے ہوں۔

چونکہ ہمارے دیس نواسیوں کی حالت ابھی تک بالکل یورپ اور امریکہ وغیرہ کے کاریگروں کے بالمقابل غیر تسلی بخش ہے۔ اس لئے موجودہ حالت میں جسمانی پہلو کے لحاظ سے بدیشی اشیاء کے بغیر گذارہ چلنا این خیال است و محال است و جنوں کا مصداق ہے۔

اب روحانیت کے فلسفہ کو ملاحظہ فرمائیے۔

اگر روحانیت کے پہلو کو مدنظر رکھکر ہم سودیشی اشیاء کے استعمال اور بدیشی اشیاء کے بائیکاٹ پر عارفانہ نظر ڈالیں۔ تو ایک مومن کے لئے نہایت لطیف بات اور قابل قدر فلسفہ ٹھہرتا ہے۔ وجہ یہ کہ مومن کا ایمان ہوتا ہے۔ کہ یہ دُنیا اس کا دائمی رہنے والا دیس ہرگز ہرگز نہیں ہے یہاں کی زندگی یہاں کے تعلقات سب کے سب صرف صرف Temporary (عارضی) ہیں۔ اور ایک نہ ایک دن یہ دُنیا اپنی بیوفائی دکھلانے سے فرق نہیں کریگی جیسا کہ آج تک اس کی چالوں سے ثابت ہوا ہے کہ اس کی چالیں اور گھاتیں بڑی نامراد گھاتیں ہیں۔ یہ اُس خونخوار گھڑیال کی طرح ہے۔ کہ جو بڑے سے بڑے وجود کو کھا کر ڈکار نہیں لیتا ہے اس لئے عارفوں نے اس کی رمزوں اور کناؤں کو تاڑ لیا ہے اور وہ اس کے پھندوں میں نہ خود پھنستے ہیں اور نہ دوسرے بنی نوع انسان کے لئے چاہتے ہیں۔ کہ وے پھنسیں کیونکہ اس سے محبّت و الفت کرنے کا نتیجہ سوائے رسوائی اور ذلّت کے اور کچھ نہیں ہے۔ غرضیکہ مومن کا دیس یہ دنیا نہیں ہے۔ بلکہ اصلی دیس وہی ہے۔ کہ جس میں وہ اپنے خالق سے۔ مالک سے۔ حقیقی ربِ محسن سے جا کر ملاقات کریگا اور کہ جہاں اس کو وہ مولا کریم ہر ایک نعمت ابدالاباد کے لئے دیگا۔ جس کے لئے وہ خود ارشاد فرماتا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ یعنی اُس دیس کی عطا ایسی ہوگی کہ جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مومن مادی دُنیا کے سودیشی اور بدیشی کے جھگڑے میں پڑنا عبث اور فضول وقت کو ضائع کرنا خیال ہی کیا بلکہ یقین کرتا ہے اُس کے نزدیک اگر کوئی چیز بدیشی ہے۔ تو وہ اس کے مذاق کے مطابق وہی ہے جو اُس میں اور اُس کے ربِ رحمان میں دوری اور جُدائی کا باعث ہو خواہ وہ از قسم اشیاء کے ہو۔ یا از قسم افعال و اقوال و کردار کے ہو کیونکہ اُس کی گھٹی میں یہ پلایا جاتا ہے۔ کہ انسانی پیدائش یا اشرف المخلوقات کی پیدائش کی غرض و غایت تو یہی ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی جنوں اور انسوں کو پیدا تو اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ وے اپنے خالق کے اور مالک کے پورے پورے تابعدار بن جاویں اور ہمہ وقت اُس کی رضا کے جویاں ہیں ان کا ہر ایک فعل اُس کی رضا کے ماتحت ہووے۔ اُس کے بولانے سے بولیں یعنی جو جو کام زبان کے متعلق اُس نے سپرد کئے ہیں وہ اس سے لیں اور جس سے منع کیا ہے۔ اُس سے زبان کو بند رکھیں ایسے ہی دوسرے تمام قویٰ کے ساتھ اُسکا معاملہ ہو اور خدا کی رضا سے ایک ذرہ تجاوز نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رضا اور حکم کے خلاف ایک قدم چلنا بھی اُس اصلی اور سچّے اور قابل قدر دیس سے جدا ہونے کی کوشش کرنا ہے۔ پس سالک کا فرض ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی کی ہر ایک راہ کو بائیکاٹ کرے اور جس جس بد

ہے خدا تعالیٰ راضی ہو وہ کیا جاوے اور اس کے خلاف جسقدر اقوال کردار ہیں اور اس کے مولا کریم میں جدائی ڈالنے کا موجب ہوں اُن سب کو بدیشی اشیاء سمجھکر بائیکاٹ کرے تاکہ اس کے اصلی اور حقیقی دیس کی راہ میں سد راہ نہ ہو سکیں

جب ہم سودیشی اور بدیشی کے معاملہ پر غور کرتے ہیں۔ تو ہماری سمجھ میں صاف طور پر یہی آتا ہے کہ جسمانی تعلقات کے لحاظ سے بدیشی اشیاء کے بغیر گذارہ چلنا سخت مشکل ہے۔ مگر روحانیت کے فلسفہ کے لحاظ سے بدیشی اشیاء سخت ضرر رساں ہیں یعنی مولا کریم تک پہنچنے اور اصلی دیس کی راہ میں روڑا اٹکانے والی اشیاء اور صرف سودیشی اشیاء ہی موجب حیات ہیں اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دراصل یہ الفاظ اسی کے لائق تھے۔ نہ کہ مادی اور جسمی تعلقات کیلئے کیونکہ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ انسان ایک محدود عرصہ کے لئے دُنیا میں جنم لیتا ہے۔ اور آخر کار ایک حد پر جا کر اس کو موت فوت ضروری اور لازمی ہے۔ نہ تو مادی سودیشی چیزیں ہی اس کو موت فوت سے روک سکتی ہیں اور نہ مادی بدیشی اشیاء ہی اس کے لئے بمنزلہ Arsenic (سنکھیا) یا Strychnia (اسٹرکنیا۔ کچلا) ہیں کہ جن کے کھاتے ہی یا استعمال کرتے ہی اس کا دم باہر ہو جاویگا۔ پس جب ان مادی اشیاء میں یہ کوئی تاثیر نہیں ہے۔ تو پھر کیوں ہم خواہ مخواہ ایک لایعنی دھن میں اپنی عمر عزیز کا حصہ برباد کریں اور کیوں ہم اپنے مقصد اعلیٰ سے گریں اور حقیقی ہدایت کی طرف توجہ نہ کریں

سچی بات یہی ہے اور حقیقی فلسفہ یہی ہے۔ کہ سودیشی اشیاء اور بدیشی اشیاء کے الفاظ کے معنے بھی درست طریقہ پر آ سکتے ہیں جبکہ ہماری منطق کو زیر نظر رکھا جاوے یعنی یہی کہ ہر ایک ایسا قول و فعل اور حرکت و سکون خورد و نوش وغیرہ جو رضائے الٰہی منشا کے خلاف ہو وہ بدیشی ہے یعنی بے وفا دیس سے تعلق رکھنے والا اور خدا سے دوری و مہجوری کا باعث اور خدا کی رضا کے کام سودیشی ہیں یعنی وفادار اور ہمیشگی کے گھر سے تعلق رکھنے والے

ایسا ہی بائیکاٹ (ناراحت ہونگا) کو لیجئے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دُنیا میں ہم کو دوسرے ممالک کی اشیاء کو موجودہ زمانے اور موجودہ حالت میں بائیکاٹ کرکے ضروری مشکلات کے پر خار دشت میں پھنس سکتے ہیں کیونکہ جسمانی اور جسمی تعلقات کیلئے اسباب لازم و ملزوم ہیں۔ پس ہم تمام غیر ممالک کی اشیاء کی ناقدری و ناشکری کرکے بائیکاٹ کرنے سے سخت مجبور ہیں۔ لیکن اگر ہم اس لفظ سے فائدہ اٹھا کر روحانیت پر اس کو چسپاں کرکے یوں کہیں کہ تمام چیزوں کو اور تمام ایسے اقوال کو افعال کو کردار کو بائیکاٹ کیا جاوے کہ جو خداوند کریم کی نظر میں بُرے اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں تو یہ لفظ ایسا موزون ہو جاتا ہے کہ پھر کوئی مشکل پیش ہی نہیں آتی۔ اس لئے ہم کو علی الاعلان یہ کہنا پڑتا ہے چونکہ الانسان کی پیدائش کی غرض لیعبدون ہے۔ اس لئے ہر عمل پرہیزگاری اور عبودیت کی شرط میں یہ بات داخل ہے کہ خدا کی نافرمانی کی راہ کو بائیکاٹ کیا جاوے بدنظری۔ بدکاری چوری عیاری چغلی بد معاشی کو بائیکاٹ کیا جاوے۔ خدا کے راستباز لوگوں پر بد زبانی اور نیکی کی راہ کو بائیکاٹ کیا جاوے۔ ہر ایک شر انگیز اور مفسدانہ طریقے کو بائیکاٹ کیا جاوے۔ ایسے محسن گورنمنٹ برطانیہ کے عہد معدلت مہد و رحمت کی قدر کرکے (کہ جس کے زیر سایہ جسقدر کوئی چاہے۔ آرام و سکون سے عبادت الٰہی میں مصروف رہ کر متقی بن سکتا ہے اور کہ جس نے ہم کو مذہبی آزادی دیکر اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیا ہے) اس پر خواہ مخواہ کی نکتہ چینی کرنے کے طریقے کو بائیکاٹ کیا جاوے۔ اور ہمہ تن اپنے مقصد پیدائش کو زیر نظر رکھکر عمل درآمد کیا جاوے تاکہ ہمارا اصل مقصد فوت نہ ہو

اصل میں یہ الفاظ ہیں تو بڑے مزیدار کہ بدیشی اشیاء کا بائیکاٹ کیا جاوے اور سودیشی اشیاء کا استعمال کیا جاوے۔ مگر ان کا محل استعمال جو سمجھا گیا ہے وہ سراسر غلطی سے بھرا ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں اصل سودیشی اشیاء بائیکاٹ کرانے اور بدیشی اشیاء کو بائیکاٹ کرانے خدا کے راستباز آتے ہیں مگر اُن کی نظر ایسی تنگ نہیں ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسی تعلیم دیں کہ جو بنی نوع انسان کی تمام کوششوں کو ملیا میٹ کرنے والی ہو۔ یا اُن کی حقارت کرنے والی ہو۔ کیونکہ وہ خدا سے علم پاکر خلق خدا پر یہ امر مبرہن کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں کہ دُنیا روزے چند۔ آخر کار با خداوند۔ پس اس مادی اور جسمی دنیا میں وہ کہ سودیشی اشیاء کا استعمال رضائے الٰہی پر چلنا ہے کہ جس کے ذریعہ لقائے الٰہی و وصال الٰہی نصیب ہو کیونکہ اصل دیس وہی ہے کہ جہاں سے ہو کر پھر دھکے نہ دیئے جاویں یا جہاں سے نکالے نہ جاویں اور بدیشی اشیاء کا بائیکاٹ خدا کی ناراضگی کی راہیں چھوڑنا ہے مگر چونکہ دُنیا کے شیدائی اور مادی دُنیا سے دل لگانے والے دُنیا پر زیادہ ریجھے ہوتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ کوئی بنی نوع انسان خواہ وہ کسقدر ہی کیوں نہ فائدہ رسانی کے سامان اپنے دوسرے بنی نوع انسان کیلئے کرتا ہو۔ فائدہ حاصل کرے یا نفع سے متمتع ہو۔ اس لئے حسد کی راہ سے روڑا اٹکانے کے سامان مہیا کرتے ہیں مگر یہ گروہ جو خدا کے بولائے بولتا ہے۔ وہ ان ردی باتوں کی خاطر نہیں آیا ہے بلکہ وہ صداقت کی ترویج کی خاطر آتا ہے اور وہی چاہتا ہے اور وہی کہتا ہے کہ جو تمام بنی نوع انسانوں کے لئے ذریعہ بہتری و فلاح ہو۔ اس کو کسی ایک کی طرفداری منظور نہیں ہوتی۔ اور نہ کسی ایک سے بغض و حسد و کینہ ہوتا ہے اس لئے اُس کے خیال میں بدیشی اشیاء خدا کی ناراضی کی راہ اور اُس کی شکل جیسی ہیں جس کو وہ بائیکاٹ کرانا چاہتا ہے اور سودیشی اشیاء خدا کی رضا کی راہ ہے یعنی اصل دیس و وطن کی رہنمائی کرنے والا طریقہ جس کو وہ چلانا چاہتا ہے چونکہ یہ راہ ایک دوسرے سے خصومت کی راہ نہیں ہوتی اور نہ اُس میں حسد و بغض کا مادہ ایک دوسرے سے ہوتا ہے۔ بلکہ سب کے ساتھ ایک جیسی خیرخواہی اور ہمدردی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کامیاب اور بامراد ہو کر دُنیا سے جاتے ہیں مگر مادی اشیاء کے ساتھ دل لگانے والے اور سودیشی سودیشی الفاظی شور مچانے والے یوں ہی چلاتے چلاتے دُنیا سے گزر جاتے ہیں اور اُن کے لیکچروں کا ہرگز ہرگز معقول اثر نہیں ہوتا

مصر کا ایک مشہور شخص ایڈیٹر اللواء مصر کے لئے یہ کہتا ہوا مر گیا کہ بلادی بلادی لک حبی و فوادی لک حیاتی و وجودی۔ لک دمی و نفسی لک عقلی و لسانی۔ لک قلبی و جنانی۔ فانت انت الحیاۃ ولا حیاۃ الا بک یا مصر۔ مگر مصر نے اُس کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی نہ کی اور نہ اُس کی دستگیری کی اور نہ مصر کی محبت اس کے کچھ کام آئی اور نہ مصر کے لئے اس نے وہ دیکھا جو کہ وہ چاہتا تھا۔ اور ایسی مثالیں ہزاروں جگہ دیکھو گے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ ایک بے حقیقت اور فانی اور زوال پذیر وجود کے ساتھ دل لگایا جاتا ہے مگر خداوند کریم سے دل لگانے والے دُنیا سے نہیں اُٹھتے جب تک کہ وہ ایک بیّن کامیابی نہ دیکھ لیں جس کے وہ مامور ہوتے ہیں اُس کا پورا بندوبست کر کے اور حقیقی خاص کامیابی مشاہدہ کرکے دُنیا کو چھوڑتے ہیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ حقیقی خالق مالک اور واجب الاطاعت اور غیور خدا سے دل لگاتے ہیں جس کے لئے ہر وقت نہ صرف اُن کی زبان سے بلکہ رگ و ریشہ سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الٰہی الٰہی لک حبی و فوادی۔ لک حیاتی و وجودی۔ لک دمی و نفسی۔ لک عقلی و لسانی۔ لک قلبی و جنانی فانت انت الحیاۃ ولا حیاۃ الا بک یا اللہ۔ وجہ یہ کہ اُن کی نظر وسیع ہوتی اور وہ یہ مانے ہوئے اور جانتے ہوئے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب فانی اور زوال پذیر ہیں۔ پس فانی اشیاء سے دل لگانا فنا ہونے کی دلیل ہے اور غیر فانی اور سب خوبیاں رکھنے والی ہستی سے دل لگانا ابد الآباد کیلئے آرام و سکھ ہو رہتا ہے اور اُس کی رضا کی راہ پر چلنے اور ناراضگی کی راہوں کو چھوڑنے سے یہ سلسلہ بھی کہ ایسی آرام دہ اور سکھ کی جگہ نصیب ہو گی کہ جہاں نہ تو رونا ہوگا اور نہ دانت پیسنا۔ بلکہ ہر لحظہ و ہر دم خداوند کریم کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہونگے۔ اسی لئے تو وہ ماسوائے اللہ کی محبت کو بائیکاٹ کرتے ہیں

خداوند کریم نے ہم میں بھی اپنے فضل و کرم سے اپنا ایک راستباز بندہ مسیح موعود اور مہدی معہود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نام رکھکر بھیجا تھا۔ اس نے ہم کو ایسی ہی بدیشی کے بائیکاٹ کرنے کی تعلیم دی اور خود اپنی زندگی میں اپنے قول و فعل سے بائیکاٹ کرکے ہم کو عملی نمونہ دکھلایا ہے خداوند کریم ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایسے ہی اصل سودیشی کے راز کو سمجھ کر بدیشی کے بائیکاٹ کرنے میں کوشاں ہوں اور ایسی لغو حرکتوں سے مجتنب رہیں جو دُنیا پرست اور مادی دُنیا کے کیڑے حسد کی راہ سے بغض کی راہ سے بنی نوع انسان کی کوششوں کی ناقدری کرنے کی راہ سے کرتے ہیں اور ہم اپنی محسن گورنمنٹ برطانیہ کے شکرگزار اور خیرخواہ ہیں کہ جس کے ذریعہ خداوند کریم نے ہر ایک ملک کی نعمتیں ہمارے لئے بہم پہنچا کر ہم پر لطف و احسان کیا ہے آمین

محمد حسین از لاہور چھاونی۔

تعلیم نسواں

یہ تو ایک مانی ہوئی اور مسلمہ بات ہے۔ کہ تعلیم بغیر انسان حیوان سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ حیوانوں کو تو رسّوں زنجیروں سے جکڑنے اور لگاموں سے سیدھا رکھنے کا قاعدہ اور اگاڑی پچھاڑی سے قابو کرنے کا دستور مقرر ہی ہے۔ مگر حضرتِ انسان تعلیم تادیب کے سوائے شتر بے مہار اور اپنوں بے گانوں کے لئے ایک خطرناک یا کم از کم ساری قوم اور خاندان کے لئے باعثِ ندامت اور خفت تو ضرور ہی ہوتا ہے۔ جس قوم نے ترقی کی ہے۔ محض تعلیم سے حاصل کی ہے۔ مگر صرف مردانہ تعلیم سے ہی کامیابی اور فلاح کا مُنہ دیکھنا مشکل بلکہ محال نظر آتا ہے۔ مرد خواہ کتنے ہی بڑے لائق فائق۔ چلتے پُرزے اور تہذیب و شائستگی کے پُتلے کیوں نہ ہوں۔ جب تک اُن کے گھروں کی عورتیں پڑھی لکھی اور شائستہ اور مہذب نہ ہوں۔ اُن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک فالج کا مارا ہوا شخص اپنے فالج زدہ عضو کو کھینچتا گھسیٹتا لئے پھرتا ہے۔ انجمنوں۔ کمیٹیوں نے ہرچند اصلاحِ رسوماتِ غمی و شادی وغیرہ وغیرہ میں انواع و اقسام کے رزولیوشن پاس کئے۔ اور اقرارناموں پر لوگوں کے دستخط کرائے۔ مگر جب موقع آیا۔ تو جاہل عورتوں نے ایک نہ سُنی۔ ساری کی ساری بدرسمیاں کیا گلنے بجانے کے متعلق۔ اور کیا خرچ اخراجات کی بابت ایک نقطہ اور شوشہ بھی تو زیر نہ زبر ہونے دیا۔ پھر نہ ہونے دیا۔ میاں اپنے رزولیوشنوں اور اقرارناموں کو پڑے چاٹا کریں ہاں کی بلا سے۔ جب تک ان بیچاریوں عقل کی ماریوں کو تعلیم تادیب کے ذریعہ سے نفع و نقصان اور بھلے بُرے کی تمیز نہ کرائی جائے گی۔ بھلا کہیں۔ یہ ملنے والی آسامی ہیں؟ میرے اپنے خیال میں تو مردانہ تعلیم سے بھی کہیں بڑھکر زنانہ تعلیم کی ضرورت معلوم اور محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ مرد تو پھر پھر کر مسجدوں کے وعظ۔ مجلسوں۔ محفلوں کی قیل و قال۔ کچہری دربازوں کے اجتماع سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سمجھ سکتے ہیں۔ مگر یہ:۔ بگروہ اپنی چار دیواری میں سوائے لڑنے بھڑنے چیخنے چلانے یا تھوڑے بہت سینے پرونے اور کم دھندے کھانے پکانے بال بچے بہلانے کے کیا حاصل کر سکتی ہے۔ غضب خدا کا۔ مردوں کیلئے تو مدرسے۔ مکتب۔ سکول۔ کالج وغیرہ وغیرہ ہزاروں قسم کے سامان موجود ہوں۔ مگر ان بدنصیبوں کے لئے تھوڑی بہت تعلیم دینا دلانا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اور اعتراض پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کوئی اتنا بھی نہیں سوچتا۔ کہ دُنیا کی چیزوں میں کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ نے ایسی پیدا کی ہے جس کا ایک پہلو تاریک نہ ہو۔ کسی چیز کا آپ نام تو لیں۔ مثلاً آگ۔ پانی۔ مٹی۔ ہوا یا ریلوے۔ جہاز۔ اگنبوٹ یا کشتی یا ملازمت۔ تجارت۔ حرفت وغیرہ وغیرہ میں جہاں منافع ہزاروں ہزار ہیں۔ وہاں ساتھ ہی بیشمار اور انگنت نقصانات اور زیان بھی موجود ہیں۔ مگر کوئی ہے۔ جو نقصوں پر ہی خیال دوڑا کر ان کی منفعتوں سے بھی دستبردار ہو جاوے۔ حاشا وکلّا۔ سب لوگ مفیدِ مطلب باتوں کو ہی مدنظر رکھتے ہیں۔ نقائص و عیوب سے اغماض و اعراض کر جاتے ہیں۔ میں بھی کہتا ہوں۔ پھر زنانہ تعلیم کیا دُنیا کی چیزوں سے کوئی انوکھی چیز ہے۔ کہ اس میں باریک نگاہ سے بھی کوئی نقص نظر آوے ہاں اگر برخلاف دنیا بھر کی چیزوں کے اس میں صرف نقصان ہی نقصان اور نقصان ہی نقصان اور زیان ہی زیان ہو تو دوسری بات ہے۔ ورنہ غریب عورتوں اور لڑکیوں کے حال زار پر رحم کرو۔ اگر سرکاری مدرسوں میں بھیجنے تامل ہے۔ تو اپنے طور پر اُستانیاں گھروں میں رکھکر تعلیم دلاؤ۔ مگر خدا کے لئے اُن کے حق میں کانٹے بونے مناسب نہیں۔ کل خدا کو کیا جواب دوگے۔ جس نے مونث مذکر جوڑا پیدا کر کے دونو کو اکٹھا رہنے کی ہدایت فرمائی۔ اور کچھ اوامر و نواہی اور احکام و ہدایات دونو کو بتلا جتلا کر تعمیل و عدم تعمیل پر دونو کیلئے جزا و سزا مقرر فرما دی ہے

راقم

گلاب الدین احمدی رہتاسی مدرس گرل سکول۔

غزل از نتیجۂ افکار گہربار

جناب ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب نجیب آبادی

المتخلص بہ دانش

ہے سزاوارِ حمد وہ باری — کنہ سے جس کے عقل ہے عاری
وہ محمد جو ہے رسول اُس کا — اُس کو زیبا جہان کی سرداری
اُس نے لات و منات کو توڑا — دینِ اسلام کردیا جاری
اُس کا موعود مہدیٔ مسعود — موردِ وحی و رحمتِ باری
اُس نے دُنیا کو کردیا روشن — کفر کی چھا رہی تھی اندھیاری
مومنوں کا امیر نورِ دین — جس کو دی ہے خدا نے سرداری
دے رہا ہے جہاں میں لوگوں کو — بارِ عصیاں سے اب سبکساری
مجھکو حیرت ہے آریہ مت پر — آریوں کی گئی ہے مت ماری
بات کرنا بھی اُن سے لاحاصل — غیرت و شرم سے ہیں یہ عاری
دُشمنِ غیرت و حمیت تھا — نیوگ کی جس نے رسم کی جاری
پھل ملیگا کسی کو کیا ان سے — ان کا پیشہ ہے سدا غداری
نخوت و کبر و کذب و خود رائی — ایک دل اور ہزار بیماری
پیٹ بھر کر ہے وہ بھی دیوانہ — ان سے رکھتا ہے جو کوئی یاری
سخت مشکل ہے راہ پر لانا — ان کی اصلاح میں ہے دشواری
عرض ہے بھائیوں کی خدمت میں — اب دکھاؤ ذرا جگرداری
لطف جب ہے کہ ہو زمانہ میں — دینِ احمد کی گرم بازاری
حوصلہ بھی ہو دل میں تیموری — سر پہ ہے گر کلاہ تاتاری
شیخ یعقوب علی کے کاموں سے — دل پہ ہوتی ہے اک خوشی طاری
الحکم کی مثال دُنیا میں — ہو گئے اخبار کم کہیں جاری
مومنوں کے دلوں کی راحت ہے — کافروں کو ہے اس سے بیزاری
قدردان ہوں تراجناب تراب — ہر ادا تیری مجھکو ہے پیاری
کیسی پھیکی غزل لکھی دانش
نہ تو میٹھی ہے۔ اور نہ ہے کھاری

درخواست دُعاء

میری یہ التماس ہے برادران احمدی سلمہ اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ میرا لڑکا محمد ثناء اللہ پرسال امتحان انٹرنس میں فیل ہوگیا تھا۔ اس سال آجکل پھر شاملِ امتحان ہوا ہے۔ للہ دعا فرماویں کہ اس سال اعلیٰ نمبر میں کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی پر میں عہد ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک لنگر فنڈ میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المومنین حکم دیں گے۔ والسلام ۲۰ مارچ۔ خاکسار غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

اعلان

غالباً احباب سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ گذشتہ سال عمارت مدرسہ بورڈنگ کے چندہ کی فراہمی کے لئے چند احباب کا ایک ڈیپوٹیشن احمدی احباب کی خدمت میں بعض مقامات پر گیا تھا۔ جسے اکثر احباب نے خوشی سے قبول کیا۔ اور اسی وقت نقد چندوں سے اور بعض جگہ وعدوں سے بھی قدردانی بھی فرمائی اور وہ وعدے آج تک آہستہ آہستہ پورے ہو رہے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اس کے بعد تمام اینٹ پکوانے کا کام شروع کیا گیا۔ اور گذشتہ موسم برسات گذرنے کے بعد بھٹہ کو آگ دی گئی۔ اور خدا کے فضل سے اینٹ پک کر نکل رہی ہے۔ چونکہ بیت بوس کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے مجلس معتمدین نے پہلے صرف بورڈنگ ہوس کے بنانے کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے علاوہ پہلی تیار شدہ اینٹ کے بارہ لاکھ اور بارہ لاکھ اور اینٹ پکوانے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے دس ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ اور بنیادوں کو پُر کرنے کے لئے بھی دو تین ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ اور یہ سارا کام بہت جلد ہو جانا چاہئے۔ مگر فنڈ میں چونکہ پچھلا روپیہ سارا خرچ ہو چکا ہے۔ اور اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا مجلس معتمدین نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک ڈیپوٹیشن مندرجہ ذیل احباب کا جس قدر جلد ہو سکے۔ فراہمی چندہ کیلئے دورہ کرے۔ اس قدر اور التماس احباب کی خدمت میں ہے کہ اگر وہ خود بخود ہی تحریک کر کے سال گذشتہ کی طرح چندہ جمع کر کے معقول رقموں سے مدد دیں۔ تو اس میں بہت آسانی ہے۔ کیونکہ ڈیپوٹیشن کے ممبر بھی سب کے سب کم فرصت ہیں۔ اگر احمدیہ انجمنیں خود ہی یہ انتظام کر دیں۔ تو ضرورت جلدی پوری ہو سکتی ہے۔ ڈیپوٹیشن میں ذیل کے احباب شامل ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ سکرٹری۔ والسلام

محمد علی
سکرٹری۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء

نصیحت ناصر

کرو تم بہتری لوگوں کی اسی میں بہتری سمجھو
بنو کہتر زمانہ میں اسی کو مہتری سمجھو
محلوں میں تا کو تم نہ بارہ سوں میں گو کھاؤ
تمہارے عقد میں جو ہے اسی کو تم پری سمجھو
خلیفہ کے ہو تم بیٹے جہاں سارا تمہارا ہے
رہو مل جل کے سب بھائی اسی کو سروری سمجھو
پلاؤ قورمہ سمجھو ملے جو دال اور دلیہ
پہننے کو ملے لٹھہ تو اس کو تم زری سمجھو
تمہارے گھر میں ہے جو کوٹھڑی دالان اور کمرہ
اسی کو شملہ و کشمیر اور کوہ مری سمجھو
خلاف حق تمہاری والدہ بھی گر کہیں کوئے
تو اس کو قہر حق سمجھو نہ مہر مادری سمجھو
تکبر سے نہ اینٹھو تم کرو گردن کو تم نیچا
تواضع سے ملو لوگوں سے اس کو برتری سمجھو
نہ شہرت کے بنو طالب جاہ و مال کے خواہاں
دبا ؤ نفس ظالم کو اسی کو برتری سمجھو
خدا سے تم لگاؤ دل کہ جس کا کل ظہور اہے
بتان بیوفا کو تم بتان آذری سمجھو
کرے جو ظلم لوگوں پر نہیں ہے وہ بہادر کچھ
اٹھاتا ہے جو بار حلم اس کو تم جری سمجھو
عمل سے گر نہیں مطلب تو عالم ہے نرا جاہل
اٹھاتا ہے جو بار علم یہ اس کی خری سمجھو
کبھی کا ملازم ہو۔ و یا تحصیل تھانہ کا۔
جو بیجا مال لیتا ہے اسے غارتگری سمجھو
نہ اٹکل سے کرو تم کام بد ظنی سے باز آؤ
خدا جس کو بری کرتا ہے اس کو تم بری سمجھو
یہ مغز معرفت ہے اور تصوف کا خلاصہ ہے
نصیحت ہے یہ ناصر کی نہ اس کو سرسری سمجھو

ترجمہ وصیت

امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

لابنہ حسن رضی اللہ عنہ

امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب میرے باپ کی وفات کا وقت قریب آپہنچا۔ تو مجھے مخاطب کر کے یوں ارشاد فرمایا۔ بیٹا! سنو! یہ وہ کلمات ہیں۔ جن کے ساتھ علی بن ابی طالب ابن عم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بھائی اور ساتھی نے وصیت کی۔ سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ میں صدق دل سے خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں۔ اور ایمان رکھتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کامل سے منصب نبوت پر ممتاز فرمایا۔ اور خلق اللہ کو حضور کی وساطت سے فیض عام پہنچایا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بعد کو خاک سے از سر نو زندہ کر کے انہیں نیک و بد پر جزا دینے والا اور ان کی مخفی باتوں پر خبر رکھنے والا ہے۔

حسن! میں تجھے وصیت کرتا ہوں اور جو کچھ جناب پیغمبر علیہ السلام نے مجھے وصیت فرمائی ہے۔ وہ تیرے لئے بھی کافی وصی ہے۔ ایام فتنہ میں اپنے گھر کو لازم پکڑنا۔ اور اپنے گناہوں پر رونا اور دنیا کو اپنا اہم مقصود نہ بنا لینا ئیں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ کہ نماز کو عین وقت پر ادا کرنا۔ اور شبہ کے وقت خاموش رہنا (یعنی جب فتنہ دین کی وجہ سے نااہل لوگ اپنے تئیں اہل ظاہر کرنے لگیں) رضا اور غضب کی حالت میں اعتدال و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا ہمسایہ سے احسان و مروت اور مہمان سے عزت و تکریم کے ساتھ پیش آنا۔ مصیبت زدہ اور غمزدہ پر رحم اور اپنے اقارب سے صلہ رحمی برتنا۔ مساکین سے محبت اور ان سے نشست و برخاست کرنے کو اپنا شعار بنا لینا۔ کیونکہ یہ ایک بڑی عبادت ہے۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور کبھی دنیا سے دل نہ لگانا۔ کیونکہ موت کا زبردست ہاتھ تجھ پر پڑنے والا ہے

اور بلا و بیماری و حوادث سے تو ہرگز محفوظ نہیں رہیگا۔ میں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ کہ ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے جلال و عظمت کی وجہ سے ہمیشہ خائف رہنا۔ اور اس امر سے تجھے روکتا ہوں کہ کہیں تو اپنے قول و فعل میں شریعت حقہ کی مخالفت کا مرتکب ہو۔ جب کوئی امر عالم آخرت کے متعلق تجھے پیش آجائے تو اُس پر جھٹ کاربند ہونا اور جب دُنیا کا کوئی معاملہ پیش آئے۔ تو اس میں آہستگی سے کام لینا یعنی جلد بازی نہ کرنا تا وقتیکہ اس میں وجہ صحت کا تجھے علم نہ ہوئے۔ ایسے موقعہ سے جہاں تہمت زدہ ہونے کا خوف ہو بچتے رہنا۔ اور ایسی مجالس میں جو خلاف شریعت ہوں ہرگز شریک نہ ہونا کیونکہ اس قسم کی مجالس تمہارے اخلاق و تدین کو بگاڑ دینگی پیارے بیٹا! جو عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ کی نیت پر کرو اور ایسے قول و فعل سے جو فحش ہو۔ برطرف رہو۔ اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ جو لوگ محض حب فی اللہ سے تجھے پیش آئیں۔ اُن سے دوستی برتو۔ اور صالحین کی اُن کے اصلاح و تقویٰ کی وجہ سے عزت کرو۔ ظالم فاسق سے مدارت کر کے اپنے دین کی حفاظت کرو۔ اور دل میں اُس سے نفرت رکھو۔ اور اپنے حسن اخلاق سے اُسے ٹالتے رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تو کبھی ویسا ہی سلوک کرنے لگے۔ شارع عام میں بیٹھنے کی عادت نہ کرو۔ اور نادان جاہلوں سے کسی امر میں مت جھگڑو۔ اپنی معیشت میں میانہ روی اور عبادت میں اعتدال لازم پکڑو۔ اور عبادت کے اس قدر اعمال کو لازم پکڑو۔ اور عبادت کے اسقدر اعمال کو بجالاؤ جن پر تم ہمیشہ قائم رہ سکو۔ اور خاموشی کو لازم پکڑلو۔ کیونکہ اس میں تمہاری سلامتی ہے۔ اور ہر ایک امر میں اپنی بھلائی کا پہلے خیال کر لو۔ اور وجوہ خیر کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو اور چھوٹوں سے پیار اور بڑوں سے تعظیم کے ساتھ پیش آؤ۔ جب تک تو اپنے کھانے میں سے پہلے کسی محتاج کو منہ بھر نہ دے لے کھانا مت کھاؤ۔ روزہ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔ اور آتش دوزخ کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ اور نفس سے ہمیشہ جہاد کرتے رہو۔ اور اپنے ہمنشین سے بچو۔ اور دشمن سے الگ تھلگ رہو۔ ایسی مجالس کو لازم پکڑو۔ جو ذکر اللہ سے رونق پکڑتی ہیں۔ اور بارگاہ رب العزت میں دعا بکثرت کیا کرو۔

بیٹا! میں نے تیری خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اور اب میرے اور تمہارے درمیان مفارقت ہونے والی ہے۔ میں تجھے تیرے بھائی (محمد بن حنیفہ) کی بابت نیکی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ تیرے باپ کا بیٹا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ میں اسے بہت چاہتا ہوں۔ اور حسین رضی اللہ عنہ تیرا حقیقی بھائی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ پر تم کو اپنی طرف سے خلیفہ بناتا ہوں۔ اور اسی سے سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ تمہیں تمہاری بھلائی کا راستہ دکھلائے اور دُشمنوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دے۔ صبر! صبر!! اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اس امر پر فیصلہ کر دے (امر خلافت کی طرف اشارہ ہے) ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حسن! میرے قاتل (ابن ملجم خبیث) کے معاملہ میں غور کرو۔ اور اسے کھلانے پینے میں مجھ سے علیحدہ مت کرو۔ وہی کچھ اسے بھی دو۔ جو میں کھاتا پیتا ہوں اگر میں بچ گیا۔ تو میں اپنے حق کا خود مالک ہوں (قصاص لوں یا معاف کر دوں) اور اگر مرگیا۔ تو اسے بطور قتل کرڈالو۔ مگر مثلہ نہ کرنا (یعنی ناک کان وغیرہ نہ کاٹنا) کیونکہ میں نے جناب پیغمبر علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے۔ کہ مثلہ کٹکھنے کتے کے ساتھ بھی نہ کرو۔

حسن! اگر میں مر جاؤں۔ تو میرے کفن میں زیادہ غلو نہ کرنا (یعنی تکلف اور بناوٹ سے کام نہ لینا)۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن میں غلو سے منع فرمایا ہے۔

اے بنی عبد المطلب! ایسا نہ ہو۔ کہ میرے بعد تم مسلمانوں کی خونریزی کرنے لگو۔ اور اس خونریزی کیلئے یہ بہانہ تلاش کرو۔ کہ ان لوگوں نے امیر المومنین کو قتل کیا ہے سنو کہ بجز میرے قاتل کے میرے خون کے عوض میں اور کوئی ہلاک نہ کیا جائے۔ اسقدر ارشاد فرما کر آپ نے پڑھا۔ لا الٰہ الا اللہ اور اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

مکتوبات احمدیہ جلد دوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات کی پہلی جلد شائع ہوچکی ہے یہ مکتوبات جن ربانی علوم اور حقائق و معارف کا خزانہ ہیں ان سے وہی لوگ واقف ہیں جنہوں نے اس کو پڑھا ہے اور جن لوگوں نے ابتک اس کو نہیں پڑھا یقیناً وہ ابتک ایک نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مکتوبات کا حاصل کرنا آسان امر نہیں تھا یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو اُس نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں ان گراں بہا اور نایاب موتیوں کی لڑی کو پیش کروں۔

اب مکتوبات احمدیہ کی دوسری جلد کی مجھے توفیق ملی ہے اس جلد میں حضرت مسیح موعود کے وہ تمام مکتوبات ہیں جو آپ نے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور عالموں کو لکھے۔ یہ مجموعہ مکتوبات گویا مذاہب باطلہ کی تردید کے لئے ایک کارگر حربہ ہے۔ اور ایسا کہ تیرہ سو برس میں اس کی نظیر نظر سے نہ گذریگی۔ میں نے ان مکتوبات کو نہایت محنت کے ساتھ فراہم کیا ہے اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ہی موقعہ دیا کہ اس خدمت کو بھی میں ہی سرانجام دوں مگر یہ بالکل سچی بات ہے کہ ایسے گراں بہا مضامین اور رسالوں کی اشاعت روپیہ چاہتی ہے اور وہ میرے پاس نہیں ہے بلکہ کارخانہ پہلے سے زیر بار چلا آتا ہے۔ اس لئے جو لوگ اپنے محبوب مولا اور آقا کی ان تحریروں کی اشاعت کے خواہشمند اور عاشق زار ہیں وہ اس معاملہ میں مجھے مدد دیں۔ میں کم از کم ڈیڑھ سو ایسے آدمیوں کیلئے اپیل کرتا ہوں جو اپنے سید مولا مہدی کے ان نایاب اور لاجواب مکتوبات کیلئے دو دو روپیہ دے سکیں تاکہ کاغذ خرید لیا جاوے۔ اگر ڈیڑھ سو آدمیوں نے مجھے دو دو روپیہ بھیج دیئے۔ تو میں انشاء اللہ العزیز انہیں یقین دلاتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۹ء تک یہ دوسری جلد شائع ہوجاویگی۔ اس جلد کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ کیونکہ پہلی جلد سے یقیناً دوچند سے زائد ہوگی۔ اور پہلی جلد کی نسبت اس کی طبع میں بہتر اہتمام کرنے کا ارادہ ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ان پیشگی قیمت دینے والوں کو دو دو جلدیں بھیجی جاوینگی۔ یہ ڈیڑھ سو آدمیوں کا گروہ اس کار خیر میں سابق بالخیرات اور اشاعت مکتوبات کا موجب ہوگا۔ اور اس کی اشاعت سے لوگوں کو جسقدر فائدہ پہونچیگا۔ اس کے ثواب میں وہ بھی حصہ دار ہوں گے۔ اس لئے یہ معمولی کام نہیں۔ بلکہ سراسر خیر و برکت کا کام ہے۔ مبارک ہوں گی۔ وہ روحیں جو اس اعلان پر توجہ فرمائیں گی۔ مکتوبات کی دوسری جلد کی کتابت کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس کام میں برکت ڈالے۔ اور اُس کو بہتوں کی بھلائی اور رستگاری کا ذریعہ قرار دے۔ والسلام

خاکسار یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان۔